یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ سے/
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ/
عام خریداروں سے " غے/
" ششماہی عہ/
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۱۲ نمبر ۱۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

امرتسر مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۵ فروری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

امرتسر کی میونسپل کمیٹی

قابل توجہ گورنمنٹ اور صاحب پریزیڈنٹ

اس میں شک نہیں کہ امرتسر کی میونسپل کمیٹی کی حالت دن بدن بہتر ہوتی جاتی ہے جب سے مسٹر کنگ ڈپٹی کمشنر ہو کر امرتسر میں کمیٹی کے پریزیڈنٹ ہوئے ہیں۔ بہت سے کام کمیٹی نے اہل شہر کے آرام و آسائش کے کئے ہیں۔ شراب کی دکانیں شہر سے باہر کرنے کا فیصلہ بھی مسٹر کنگ کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ آج کل شہر کے بازاروں کے نیچے بڑے بڑے نالے بن رہے ہیں جنمیں بارش کا پانی بہا کرے گا اور اوپر کی نالیاں جو ہمیشہ گندی رہتی تھیں جن کی بدبو سے بعض بازاروں میں چلنا پھرنا مشکل ہوتا تھا وہ بھی درست کی جاویں گی۔ کوچوں کا فرش ایسا مصفا اور قیمتی لگایا جا رہا ہے کہ کسی بڑے سے بڑے رئیس کے گھر میں بھی شائد ..... نہ ہوگا۔ اس کا سارا خرچ گورنمنٹ نے دیا ہے۔ امید ہے ان سب باتوں کا صحت پر بہت اچھا اثر ہوگا جس کے لئے اہل شہر گورنمنٹ اور میونسپل کمیٹی اور صاحب پریزیڈنٹ کے شکرگزار ہیں۔

مگر جو بات اس موقع پر قابل ذکر ہے وہ اور ہی اور اسی پر ہم گورنمنٹ کی اور پریزیڈنٹ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اہل شہر کی صحت کے لئے سب سے پہلے جو نسخہ تجویز ہوا تھا وہ پانی کا تھا جس کے لئے واٹر ورکس (نل) لگانا تجویز ہوا۔ اہل شہر نے بڑی خوشی سے اس کے متعلق محصول دینا پسند کیا۔ اور بلا کسی کراہت کے اور بغیر اختلاف کے سب نے اس پانی کو پسند کیا مگر آج جو ہم غور کرتے ہیں تو جس غرض (صحت) کے لئے یہ کام جاری ہوا تھا جسپر آج تک ۹ لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے اس غرض کا پورا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ سر بازار نونلکے عام ہیں جہاں سے سقے مشکیں بھر بھر کر بازاروں میں چھڑکاؤ کرتے اور نالیاں دھلاتے ہیں۔ مگر کوچوں میں نلکے ابھی تک نہیں پہنچے جہاں سے لوگ پانی کو کھانے پینے میں خصوصیت سے استعمال کریں بلکہ کوچوں میں نلکے لگوانے کیلئے یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ اہل محلہ اپنے خرچ سے لگواویں یہ شرط پہلے ہی بہت ثقیل تھی اب تو اور بھی سخت مانع ہوگی۔ کیونکہ پختہ فرش جو اب لگ رہا ہے اس کا اکھیڑنا اور بنوانا بہت کچھ لاگت چاہیگا جس کے خوف سے اہل محلہ اپنی لاگت سے نلکا لگوانے کی جرأت نہ کر سکیں گے چونکہ اہل شہر کی صحت میں پانی کو بہت کچھ دخل ہے اس لئے مناسب بلکہ واجب تھا کہ کوچوں میں نلکوں کی تکمیل

گلزار احمدی یعنی معارج النبوت کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت رعایتی ۱۲؍ مینیجر

AsliAhleSunnet.com

فرش سے پہلے کرائی جاتی جہاں سے علاوہ مفید صحت ہونے کے کمیٹی کو آبیانہ کی آمدنی بھی ہو جاتی مگر ایسا نہیں کیا گیا جس کا اہل شہر کو بہت خیال ہے جن کوچوں میں ابھی فرش نہیں لگایا گیا اُن میں نلکوں کی تکمیل پہلے کرائی جائے تو ابھی موقع ہے۔ امید ہے صاحب پریزیڈنٹ خصوصیت کے ساتھ اس پر متوجہ ہونگے۔ کوچوں میں بڑی نالی کمیٹی کیطرف سے لگنی چاہئے۔

مذاکرۂ علمیہ نمبر ۶

(مورخہ ۱۹* ربیع الاول)

بابت آیت حَرَّمَ

اس بات کا ذکر ضروری نہیں کہ مذاکرات علمیہ متعلق قرآن وحدیث بھی ایک قسم کی تعلیم وتدریس ہے بلکہ بلحاظ عموم فائدہ اور بقا کے مفید تر۔ کیونکہ تدریس میں تو چند مخاطبین کو فائدہ ہوتا ہے اخبار میں ہزاروں کو اور پھر اُن کے سوا آیندہ نسلوں کو بھی اس لئے گذشتہ مذاکروں میں احادیث کی بابت مشکلات کا اظہار کرکے معلمین اور واعظین کو متوجہ کیا گیا تھا جن پر اہل علم نے توجہ کرکے قوم کو فائدہ پہنچایا۔ ہنوز جو جو مذاکرات جاری ہیں اُنکی مدت بہت کم رہگئی ہے مہربانی سے اہل علم توجہ کرکے جواب دیں۔

مزید آسانی جو صاحب وقت لگا کر اپنے علم سے ناظرین کو فائدہ پہنچائیں مناسب نہیں کہ محصولڈاک کا بوجھ بھی اُن پر ڈالا جائے۔ اس لئے جو صاحب اس بوجھ کے متحمل نہ ہوسکیں وہ اطلاع دیا کریں تو اُن کو محصول ڈاک دفتر سے بھیجا جائے گا جو اُن کا حق ہے۔

آج جس آیت کو میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ درج ذیل ہے:-

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (پ ۸ ع ۷)	(اے نبی علیہ السلام) تو یہ کہدے آؤ میں تبلاؤں جو اللہ نے تمپر حرام کیا ہے یہ کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل نہ کرو ہم ہی تمکو اور اُن کو رزق دیتے ہیں۔ اور بیحیائی کے ظاہری اور باطنی کاموں کے نزدیک نہ جاؤ اور کسی نفس کو ناحق قتل نہ کرو جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اس بات کی تمکو ہدایت کرتا ہی تاکہ تم عقلمندی کے کام کرو۔ اور یتیم جبتک بلوغت کو نہ پہنچے اُسکے مال کے قریب بھی نجاؤ سوا اُس طریقے کے جو اُس کے حق میں اچھا ہے ماپ اور ترازو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو۔ ہم کسی شخص کو اُسکی

طاقت سے زیادہ حکم نہیں دیتے۔ اور جب بولو انصاف سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو اور اللہ کے نام کے وعدے پورے کیا کرو۔ اسی بات کا اللہ تمکو حکم دیتا ہے۔ تاکہ تم نصیحت پاؤ۔

یہ آیت توحید اور اخلاق کی جڑ بنیاد ہے ایسی کہ اس کی مثل کسی کتاب میں ملنی مشکل ہے۔ مگر قابل مذاکرہ بات یہ نہیں بلکہ اس آیت کی وہ مشکل قابل تذکرہ ہے جو بلحاظ ترکیب نحوی کے پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے۔

ترکیب نحوی کے بموجب اَلَّا تُشْرِكُوْا مفعول ہے حرم کا اور یہ مرکب ہے بمعنی عدم الشرک کیونکہ اس میں اَنْ مصدریہ داخل ہے لَا تُشْرِكُوْا پر۔ اَنْ مصدریہ اپنے مدخول کو ساتھ لیکر مصدری معنی میں ہوتا ہے۔ پس معنے یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمپر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے ظاہر ہے کہ جب شرک نہ کرنا حرام ہوا تو شرک کرنا واجب یا (بحکم نقیض الفرض لانیما المحکمۃ) کم از کم جائز ٹھیرا۔ حالانکہ یہ عقیدہ کفر ہے۔

نیز اس کے آگے جو مفعول آئے ہیں وہ سب منقلب ہوجاوینگے یعنی حرام کیا ماں باپ احسان کرنا اور اولاد کو نہ مارنا بھی حرام کیا اور فواحش کے نزدیک نہ جانا بھی حرام کیا نفس کو قتل نہ کرنا بھی حرام۔ غرض یہ سب بجار توحید اور اخلاق کے منقلب ہوکر شرک اور بداخلاقی کے مخزن بنجاینگے (اعاذنا اللہ منہ)

امید ہے اہل علم خصوصاً معلمین ترجمۃ القرآن اس مشکل کو بہت جلد حل فرماوینگے۔

مسلم یونیورسٹی میں علماء دین

اہل حدیث مورخہ ۲۲ جنوری میں ہمنے ایک نوٹ لکھکر جناب سکرٹری مسلم یونیورسٹی کو جواب کی تکلیف دی تھی یہ پوچھا تھا کہ دس علماء دین جو یونیورسٹی میں منتخب ہوئے ہیں اُن کو کس نے منتخب کیا ہے اور عالم دین کی تعریف کیا سوچی گئی ہے سکرٹری صاحب نے تو ابھی تک جواب نہیں دیا مگر ہمعصر ہمدرد دہلی مورخہ ۲۶ جنوری کے ایک نوٹ سے ہمکو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہے۔ ہمدرد سے معلوم ہوا کہ مسلم یونیورسٹی کے کل ممبر ۳۰۰ ہونگے اُن میں سے ۱۹۰ مختلف طبقوں (زمینداروں، جاگیرداروں، گریجوایٹوں اور اڈیٹروں وغیرہ) کے قائم مقام ہونگے اور دس طبقۂ علماء کے قائمقام۔ سب طبقوں کا انتخاب اس طرح رکھا گیا ہے کہ ایک تاریخ مقرر تھی اُس تاریخ تک اُس طبقے کے جس فرد نے اپنا نام لکھایا اُسکو رائدہندہ سمجھا گیا۔ اُس تاریخ کے بعد اُن رائدہندوں کی ساری فہرست مکمل کرکے سب کے پاس بھیجدی

* چونکہ مذاکرہ کی مدت ۲ ماہ مقرر ہے اس لئے تاریخ لکھی جاتی ہے اصحاب رقم مطلع رہیں (اڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

کہ ان میں سے اتنے ممبروں کی جتنے نامزد کرنے ہوں) بابت رائے دیں۔ رائے دہندوں کی کثرت رائے سے اُس طبقہ کا انتخاب ہوگیا۔ مثلاً ایڈیٹران اسلامی اخبارات کے دس قائم مقام نامزد کرنے ہیں اور رائے دہندہ سو ایڈیٹر ہیں تو ان سب کے پاس وہ فہرست بھیجکر درخواست کی گئی تھی کہ دس آدمی منتخب کریں جن دس پر کثرت ہوئی وہ منتخب ہوگئے۔ اسی طرح ہر طبقے سے برتاؤ کیا گیا مگر علماء دین ایسی بیکار فضول اور ناقابل التفات بلکہ محض وزن شعر جماعت ہے کہ ان کا انتخاب اُن کے ہاتھ میں نہیں دیا گیا بلکہ اُن کو وہ ایک نوٹ ممبر منتخب کریں جو اُن کے طبقے کے نہیں ہیں۔ اس لئے سارے پنجاب سے ایک بھی عالم جو باقاعدہ علوم دینیہ سے واقف ہو نہیں منتخب ہو سکا علماء کے لئے کس قدر غور کا مقام ہے کہ قومی اور مذہبی جلسے ہوں جلسوں میں جوش دلا کر چندے کرانے کا کام ہو فتوے نویسی ہو حلال حرام کی تمیز کا سوال ہو یہاں تک کہ کسی عبدالحمید جیسے سلطان کو تخت سے معزول کرکے دوسرے کو بٹھانا ہو تو اسی بیکار جماعت سے فتوے لیا جائے مگر مسلم یونیورسٹی میں ان کے سارے دس ممبر ہوں تو اُن کا انتخاب بھی ان کے سپرد نہو۔ یاللعجب و ضیعة الادب حالانکہ ہم دیکھتے ہیں علماء دین کا منصب دوسروں کی نسبت دائمی اور مستقل ہے کیونکہ یہ ممکن ہے ایک زمیندار آج بہت سی زمین کا مالک ہے تو چند دنوں میں فلاکت زدہ ہو جائے۔ آج ایک جاگیردار ہے تو کل کو نہ رہے آج ایک اخبار کا اڈیٹر ہے تو کل کو نہ رہے آج ایک بی اے ہے تو کل کو کسی غلطی پر یونیورسٹی اُس کی سند ضبط کرلے۔ یہ سب کچھ ممکن ہے بلکہ ہو رہا ہے مگر علماء دین کا منصب ان سب آفات سے بالاتر ہے۔ تاہم ان کے ساتھ تو یہ برتاؤ کیا گیا ہے اور اُن کے ساتھ وہ۔ اناللہ۔

ممکن ہے کسی دل میں وہم گزرے کہ ایسا کرنیکی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ عالم دین کی کوئی تمیز نہیں کون ہے۔ دوم یہ کہ علماء میں باہمی چپقلش اتنی ہے کہ ایک دوسرے کو چاہتا نہیں۔ تو اندونوں باتوں کا جواب آسان ہے۔ عالم دین کی تعریف سب جانتے ہیں۔ ہم بھی بتلائے دیتے ہیں جو اس قسم کی مجالس میں کام آسکتی ہے گو عالم دین کی اصل تعریف یہ ہے کہ وہ علوم عربیہ کے ذریعہ براہ راست علوم دینیہ سے واقف ہو مگر مجلسی فیصلے کے لئے یہ کافی ہے کہ اسکو پاس کسی مستند عربی مدرسہ کی یا سرکاری عربی امتحان کی اعلے سند ہو۔ ایسا آدمی علماء کے لئے رائے دے سکتا ہے اور ایسا آدمی علماء کا قائمقام ہوکر مسلم یونیورسٹی میں علوم عربیہ کی بابت اظہار رائے ہو سکتا ہے رہا علماء کا اختلاف سو چند روز پہلے تو ہم اس کو باور کرتے تھے کہ علماء میں سب سے زیادہ اختلاف وشقاق ہے لیکن اب نہیں کیونکہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر طبقے میں خصوصاً ایڈیٹروں اور گریجوایٹوں کے طبقے میں ان سے بھی زیادہ شقاق ونفاق ہے ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز

ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

تو پھر کیا اس اختلاف سے ڈر کر ان طبقوں کو حقوق سے محروم کیا گیا؟

تعجب ہے کہ ہمعصر ہمدرد کو سید فضل الحسن صاحب بی اے کے عدم انتخاب پر (جس کا ہمیں بھی رنج ہے) بارہا سخت سے سخت مضامین لکھنے پڑے مگر علماء کے انتخاب کی بنیادی غلطی پر کچھ نہ لکھا افسوس اناللہ۔

کیا ان حالات کے ہوتے ہوئے کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے علماء سے محبت یا عقیدت ہے؟ (شائد)

اخیر میں ہم منتخب شدہ علماء ممبران سے امید کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ بزور اس غلطی کی اصلاح کراوینگے اور اگر انہوں نے بھی توجہ نہ کی تو کہا جائے گا ؎

از ماست کہ بر ماست

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن کی مقابلہ

قیمت ۸ مع محصولڈاک

(مینیجر)

قادیانی مشن

اٹلی میں صداقت مرزا

گذشتہ ہفتے اٹلی میں سخت زلزلہ آیا جس سے ہزاروں آدمی ہلاک اور تباہ ہوئے خدا جانے کن اسباب سے آیا اور مصلحت خداوندی کیا تھی مگر ہمیں خیال ہوا کہ آج ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی ہوتے تو اس موقع سے اپنا فائدہ نکال لیتے ہم اسی خیال میں تھے کہ مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں نے ہمارا خیال سچ کر دیا۔ دونوں نے بالاتفاق شائع کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے پہلے ہی سے کہدیا تھا:۔

دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔

اب جو آنکھ رکھتا ہے دیکھے اور جو دل رکھتا ہے غور کرے اور جو دماغ رکھتا ہے سوچے۔ اور معلوم کرلے کہ کس طرح خدائے قدوس اپنے فرستادہ (مرزا) کی صداقت ظاہر کر رہا ہے (ریویو قادیان جنوری)

اہلحدیث۔ کیسی صاف پیشگوئی ہے کہ زلزلے آوینگے اور قیامت کا نمونہ ہوگا۔ کوئی پوچھے۔ کہ آپ ہی ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کی اس قسم کی پیشگوئیوں پر ہنسی اُڑاتے تھے کہ یہ کیا پیشگوئی ہے کہ زلزلے آوینگے یہ ہوگا وہ ہوگا۔ آپ کی یہ پیشگوئی بھی تو اسی قسم کی ہے جس میں نہ تعیین زمانی ہے نہ تعیین مکان۔ بلکہ بالکل اس شعر کی مصداق ہے ؎

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج

بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

ہم حیران ہیں اگر مرزا صاحب کی قوت روحانی ایسی تھی کہ اٹلی کا زلزلہ بھی اُن کی قوت قدسیہ سے نہ بچ سکا تو جو امور انہوں نے ذات خاص کیلئے معیار صداقت قرار دیئے تھے اُن میں کیوں غلطی

AsliAhleSunnet.com

ہوئی۔ کیا وہ واقعات لوگوں کو یاد نہیں بھولے ہوں تو ہم تبلاتے ہیں :-

آسمان منکوحہ نکاح میں آئیگی ڈاکٹر عبد الحکیم خان مجھ سے پہلے مرینگے۔ ثناء اللہ اور مرزا میں مقابلہ کی بردبازی ہے جو پہلے مریگا وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہوگا وغیرہ وغیرہ کے اسی لئے تو کہا جاتا ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

بقیہ اثبات سُنیت رفع الیدین

۶ آثار متعلقہ عدم رفع

(۱) موطا امام محمد میں ہے :-

عن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ ان علی ابن ابی طالب لایرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ

عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی تکبیر اولے کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے۔

(۲) کتاب مذکورہ میں ہے :-

عن عبد العزیز بن حکیم قال رأیت ابن عمر لایرفع یدیہ الا فی تکبیرۃ الاولے

عبد العزیز بن حکیم حاکی ہیں کہ میں نے ابن عمر کو تکبیر اولے کرتے وقت ہی رفع یدین کرتے دیکھا

(۳) امام طحاوی سے منقول ہے :-

عن مجاھد قال صلیت خلف ابن عمر فلا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ۔

مجاہد سے روایت ہے میں نے ابن عمر کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے تکبیر اولے کے وقت ہی رفع یدین کی۔

(۴) تنویر العینین میں ہے :-

روی عن اسود انہ قال رأیت عمر ابن الخطاب لایرفع یدیہ الا فی تکبیرۃ الاولیٰ۔

اسود سے مروی ہے کہ انہوں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ سوائے تکبیر اولے کے اور پھر انہوں نے رفع یدین نہ کیا۔

(۵) کتاب مذکورہ میں ہے :-

عن ابن عباس ان العشرۃ المبشرۃ لا یرفعون ایدیھم الا عند الافتتاح۔

ابن عباس ناقل ہیں کہ عشرہ مبشرہ نماز شروع کرتے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے اور بس۔

(۶) کتاب مذکورہ میں ہے :-

عن ابن عباس موقوفا لایرفع الایدی الا فی سبعۃ مواطن التکبیرۃ الاولیٰ واستقبال القبلۃ والموقف وجمعتین والمروۃ والصفا۔

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ سات مقامات پر ہاتھ اُٹھائے جائیں (۱) تکبیر اولی کے وقت (۲) قبلہ کا دیکھنا (۳) مزدلفہ میں (۴) دو جمرہ کے پاس (۵) منا میں (۶) مروہ اور (۷) صفا پر۔

ہر اثر یعنی موقوف حدیث (قول و فعل صحابی) کے متعلق اصول حدیث کا یہ عام مسئلہ کہ وہ لائق حجت کے نہیں۔ پس جو ۶ آثار اس بارہ میں آئے ہیں۔ اُن سب کا یہی ایک جواب ہے مگر ناظرین شائد اس پر مطمئن نہوں اس لئے ہمکو کچھ اور لکھنا پڑا۔ لہذا ہم سلسلہ وار سب کا تنقید کرتے ہیں لیکن نہایت اختصار کے ساتھ کیونکہ مضمون بہت ہی طویل ہوگیا ہے۔

(ا) مسک الختام میں ہے :-

اس روایت میں عاصم بن کلیب ہے جسکی تضعیف بہت سے محدثین نے کی ہے اور علی بن مدینی نے کہا جب عاصم بن کلیب کسی روایت میں متفرد ہو تو اُس کی روایت قابل احتجاج نہیں (چلو فیصلہ شد) اور ابن معین نے بھی اُس کی تضعیف کر کے کہا ہے کہ اس کی روایت میں شک ہے۔

(ب) ناظرین اگر آثار متعلقہ رفع جنکو ہم اوپر درج کر آئے ہیں ملاحظہ فرمائینگے تو اُن پر واضح ہوگا کہ احادیث صحیحہ نمبر ۱۶ و ۱۷ جو ابو داؤد۔ ترمذی۔ بخاری اور حاکم کی روایت سے ہیں اور جو مرفوع ہیں اُنمیں حضرت علی رفع کے راوی ہیں۔ پس اثر زیر تنقید ایک صحیح مرفوع حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتا خصوصًا جبکہ اُس اثر کے ضعف کی وجہ بھی بیان کر دیگئی ہو۔

(۲) و (۳) کے کئی جواب ہیں۔ اوّلاً یہ کہ ہم اطرق سے عبد اللہ بن عمر سے صحیح مرفوع حدیثیں اوپر نقل کر آئے ہیں جن سے رفع ثابت ہوتا ہے۔ پس احادیث صحیحہ ہوتے ہوئے موقوف حدیث کوئی چیز نہیں۔ ثانیًا جزء رفع یدین میں عبد اللہ بن عمر سے ۹ طرق سے رفع کے ثبوت میں آثار موجود ہیں اور وہ بھی سالم اور نافع سے جو عبد اللہ بن عمر کے بیٹے اور مولے ہیں یعنی جن کو عبد اللہ بن عمر نے اعمال و افعال سے بوجہ رات دن کی صحبت کے بہ نسبت کسی اور غیر کے زیادہ واقفیت ہونی چاہیئے ثالثًا مجاہد (جو یہاں عدم رفع کے راوی ہیں اور جن کو امام طحاوی نے عدم رفع کا راوی کہا ہے) خود رفع کے راوی ہیں اور اُن کو رفع کا راوی امام بخاری اور ترمذی نے تبلایا ہے۔ پھر ناظرین امام بخاری اور ترمذی کی روایت کسکی کا مقابلہ امام طحاوی سے خود کر سکتے ہیں۔ رابعًا جزء رفع یدین میں امام بخاری نے فرمایا ہے کہ جب دو راوی کسی محدث سے کوئی حدیث روایت کریں اور ایک کہے میں نے اُن کو کرتے دیکھا اور دوسرا کہے میں نے نہیں دیکھا تو جسنے کہا میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اُس نے کیا وہ شاہد ہے اور جس نے کہا کہ نہیں دیکھا وہ شاہد نہیں کیونکہ اُس نے فعل کو یاد نہ رکھا۔ لہذا اس اصول کے موافق سالم اور نافع والی مرفوع اور موقوف احادیث شاہد ہوئیں اور مجاہد اور عبد العزیز بن حکیم والی موقوف احادیث شاہد نہوئیں لہذا عمل شاہد یعنی احادیث اول پر ہوگا۔ خامسًا بخاری نے کہا اہل علم سے روایت ہے کہ یہ حدیث ابن عمر سے محفوظ نہیں ہے اور اس میں سہو ہوگیا ہے نیز یہ کہ یحیی بن معین نے کہا کہ حدیث مجاہد والی وہم ہے اور اُس کی کچھ اصل نہیں۔ سادسًا جزء رفع الیدین میں نافع سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب کسی شخص کو عند الرکوع و بعد الرکوع رفع یدین نہ کرتے دیکھتے تو اُس کو کنکریاں پھینک کر مارتے۔ پس یہ

AsliAhleSunnet.com

کیونکر ممکن ہے کہ دوسرے کو رفع یدین نہ کرنے پر کنکریاں ماریں۔ اور خود رفع یدین نہ کریں۔ سابعًا مسک الختام میں ہے کہ مجاہد کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن عیاش ہے اور وہ سئی الحفظ ہے لہٰذا ضعیف ہے اور اس کی روایت نافع اور سالم کی معارض ہے اور یہ دو مثبت ہیں اور مجاہد نافی اور مثبت مقدم ہوتا ہے۔ ثامنًا اگر ثابت بھی ہو جائے کہ عبداللہ بن عمر نے رفع یدین ترک کر دی تھی تب بھی کوئی ہرج نہیں اس وجہ سے کہ اس کا کبھی کبھی ترک کرنا ہی ضروری تھا۔ تاکہ لوگوں کو اس کا سنت غیر مؤکدہ ہونے کا علم ہو جائے اور اس کو واجب نہ سمجھیں۔ اور یہ عین ہمارے مدعا کے مؤید ہے۔

(۴) رفع کی حدیث ۲۲ میں حضرت عمر سے مرفوع حدیث مرفوع کے متعلق نقل کی گئی ہے۔ اور ترمذی نے بھی حضرت عمر کو راویان رفع میں شمار کیا ہے۔ لہٰذا اسود کی روایت (جو حسب قول حاکم شاذ ہے اخبار صحیحہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور وہ اخبار صحیح یہ ہے جس کو روایت کیا ہے طاؤس نے کیسان سے اُن کو روایت ہے ابن عمر سے وہ حضرت عمر سے کہ حضرت عمر رکوع میں اور بعد رکوع کے رفع یدین کرتے تھے۔

(۵) و (۶) حضرت ابن عباس سے دو مرفوع صحیح احادیث رفع کی مروی ہیں (ملاحظہ ہو احادیث رفع ۱۹ و ۲۳) اور ترمذی اور بخاری نے انکو قائلین رفع میں شمار کیا ہے اور جہاں ہم نے رفع کے متعلق آثار صحابہ نقل کئے ہیں وہاں ہمنے چار آثار درج کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ ابن عباس رفع یدین کرتے تھے۔ پس مرفوع صحیح حدیث کا معارضہ اور مقابلہ موقوف حدیث نہیں کر سکتی۔ اور نہ وہ قابل حجت ہے نیز یہ کہ آثار متعلقہ رفع شاہد ہیں اور آثار عدم رفع شاہد نہیں۔ پس شاہد پر عمل ہوگا۔ اور ہم اوپر نقل کر آئے ہیں کہ عشرہ مبشرہ قائلین اور عاملین رفع تھے۔

ناظرین سے ہم معافی مانگتے ہیں کہ مضمون بہت طویل ہو گیا ہے مگر چونکہ یہ سئلہ تطویل طالب تھا اس لئے ایسا کیا گیا۔ انشاء اللہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ ناظرین مطمئن رہیں۔

خفا مجھ سے نہ ہو گر لوٹ جاؤں تیرے قدموں پر
کروں کیا میں کہ تجھ پر دل مرا ایجان لوٹے ہے

(الراقم العاجز عبدالحمید آمادی حیدرآباد دکن)۔

*

سوامی دیانند جی کی فلاسفی

نمبر اول

از مولوی حکیم محمد انصاری صاحب از دیوریا ضلع گورکھپور

(۱) دنیا معلول اور بازوال ہے (ستیارتھ ۸/۱۱ صفحہ ۲۸۵ و صفحہ ۲۹۱ و ۱۲/۴۶ صفحہ ۵۹۳ و صفحہ ۵۶۱ وغیرہ) اور معلول کو ازلی نہیں مان سکتے (ستیارتھ ۸/۲۴ صفحہ ۲۸۶) لیکن دنیا ازلی ہے* (بھومکا صفحہ ۱۱ و ستیارتھ ۸/۴۲ صفحہ ۲۹۵)

(۲) دنیا کائنات کا سبب (یعنی علت فاعلی) پرمیشور ہے اور علت مادی مادہ (ستیارتھ ۸/۱۶ صفحہ ۲۸۲ و ۸/۲ صفحہ ۲۷۴ و ۱۲/۴۲ صفحہ ۵۶۱) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۳) دنیا کی علت مادی پرکرتی۔ پرمانو (یعنی ذرات عالم) ہیں (ستیارتھ ۸/۲ صفحہ ۲۷۴) اور علت معلول سے پہلے ہوتی ہے (ستیارتھ ۸/۱۳ صفحہ ۲۸۱) معلول یعنی دنیا باوجودیکہ پیچھے ہوئی لیکن پھر بھی ازلی ہے۔

(۴) پرمیشور دنیا کا فاعل یعنی بنانے والا اور دنیا مفعول یعنی بنائی ہوئی ہے (ستیارتھ ۸/۱۶ صفحہ ۲۸۲ و ۸/۴۲ صفحہ ۲۹۴) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۵) پرمیشور خالق کل و صانع کل ہے (بھومکا صفحہ ۴۷ و صفحہ ۸۳) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۶) جس کی انتہا یعنی حد ہوتی ہے اس کے تمام متعلقات بھی انتہا والے ہوتے ہیں (ستیارتھ ۱۲/۴۶ صفحہ ۵۶۲) دنیا باوجودیکہ محدود ہے لیکن پھر بھی ازلی ہے۔

(۷) ذروں سے مل کر بنے ہوئے اجسام اور دنیاؤں کو غیر فانی سمجھنا جہالت کا پہلا جزو ہے (بھومکا صفحہ ۱۱۴) لیکن پھر بھی دنیا ازلی یعنی غیر فانی ہے۔

(۸) پرمیشور ہمیشہ علیم ہے (ستیارتھ ۱/۴۲ صفحہ ۲۶ و ۱۲/۴۲ صفحہ ۵۶۱) اور علیم کل ہے (بھومکا صفحہ ۹ و صفحہ ۱۰۵) لیکن* دنیا ازلی ہے۔

(۹) جہان میں جس قدر اشیاء پیدا ہوتی ہیں وہ سب اتصال سے پیدا ہوتی ہیں اور جو اتصال سے پیدا ہوتا ہے وہ ازلی و ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔ (ستیارتھ ۱۲/۴۲ صفحہ ۵۵۰) لیکن دنیا باوجود مادوں کے اتصال سے پیدا ہونے کے بھی (دیکھو بھومکا صفحہ ۵ و صفحہ ۱۸۴) ازلی ہے۔

(۱۰) یہ عالم کثیف جس میں خاص صنعت دکھلائی دیتی ہے انادی یعنی ازلی کبھی نہیں ہو سکتا (ستیارتھ ۱۲/۴۲ صفحہ ۵۶۱) لیکن دنیا باوجود کثیف ہونے اور خاص صنعت کے ساتھ دکھلائی دینے کے بھی ازلی ہے۔

(۱۱) اگر معلول دنیا کو دوامی مانوگے تو اس کی علت کوئی نہیں ہوگی بلکہ علت اور معلول دونوں وہی ہو جاویگا۔ اگر ایسا کہوگے تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہونے کے باعث انیوانیہ آشریہ* (دور)

*اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اگر پرمیشور نے حسب ارشاد سوامی جی مندرجہ ستیارتھ ۸/۴۲ صفحہ ۲۹۵ و بھومکا صفحہ ۱۱ دنیا کو بارہا بنایا اور فنا کیا ہے اور وہ فی الحقیقت علیم کل ہے تو اسکو اپنی بنائی ہوئی دنیاؤں کے بنانے اور فنا کرنے کی تعداد کا علم بھی ضرور ہوگا کہ اتنی مرتبہ دنیا کو میں نے بنایا اور فنا کیا ہے۔ (اور اس تعداد کو وہ ہرگز نہ بھولا ہوگا ورنہ وہ ہمیشہ سے علیم کل نہیں رہ سکتا بلکہ اس کی تعداد اس کو یقینًا یاد ہوگی) چونکہ ہر ایک متعدد چیز کی گنتی ایک سے شروع ہوتی ہے اور ایک سے پہلے کوئی عدد نہیں اسلئے گنتی اور شمار کے بموجب دنیا کا سلسلہ قدیم نہیں ہو سکتا تھا۔ اسکے محدود اور غیر ازلی ہونے میں کس کو شک ہو سکتا ہے۔

*دور و تسلسل باطل ہے (ستیارتھ ۱۲/۵ صفحہ ۵۵۲ و ۱۲/۴۲ صفحہ ۵۶۱) لیکن دنیا کو ازلی ثابت کرنے کے لئے ٹھیک (بھومکا صفحہ ۱۱ و ستیارتھ ۸/۴۲ صفحہ ۲۹۵)

*اس تحریر میں بھومکا سے مراد گویا آدی بھاشیہ بھومکا ہے

ملاحظہ ہو [illegible] اتفاق [illegible]

AsliAhleSunnet.com

اور آتم اشریہ (اپنے سہارے آپ ہونے کا) نقص عائد ہوگا جیسے اپنے کندھے پر آپ چڑھنا اور خود باپ کا آپ ہی بیٹا بنجانا ناممکن* ہے اس لئے جہان کا فاعل ضرور ہی ماننا پڑتا ہے (ستیارتھ ۲/۲۴ ص۵۹) لیکن باوجود اس کے بھی دنیا ازلی ہے۔

(۱۲) جو سشٹیا صریح مرکب دکھلائی دیتی ہیں۔ ان کی پیدائش اور فنا کس طرح نہیں مانتے (ستیارتھ ۲/۲۴ ص۲۵۵) اور تمام موجودات ظاہرا نہیں ذروں سے اتصال پاکر حالت محسوس میں آتی ہیں (بھومکا ص۱۸۴و۱۸۵) لیکن دنیا باوجودیکہ مرکب دکھلائی دیتی ہے اور ذروں سے اتصال پاکر حالت محسوس میں آئی ہے پھر بھی ازلی ہے۔

(۱۳) یہ سارا ڈھکوسلا جینیوں نے جہان کو اناادی ازلی ماننے کے لئے بنا رکھا ہے مگر یہ محض جھوٹ ہے البتہ جہان کی علت اناادی ہے کیونکہ وہ پرمانو (مادی ذرے) وغیرہ بحیثیت عنصری فاعل بنے سے مستغنی ہیں لیکن ان میں باقاعدہ بننے بگڑنے کی طاقت کچھ بھی نہیں کیونکہ جب مفرد پرمانو کسی وجود کا نام ہے اور وہ بالطبع علیحدہ علیحدہ اور جڑ (غیر ذی شعور) ہیں تو وہ خود بخود نہیں بن سکتے۔ اس لئے ان کو ترکیب دینے والا کوئی چیتن پرمیشور ضرور ہے اور وہ ترکیب دینے والا علیم مطلق ہے (ستیارتھ ۱۲/۲۴ ص۵۲۱) لیکن باوجود ایسے صریح اقرار کے بھی دنیا کے ازلی ہونے کا ڈھکوسلا سوامی جی کو مسلّم ہے۔

(۱۴) وید دنیا کے ابتدا میں الہام ہوتا ہے (ستیارتھ ۲/۲۴ ص۲۶۲ و آریہ مسافر میگزین ماہ جنوری ۱۹۱۰ء ص۲۶ و آریہ پرکاش ص... وغیرہ) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں (ستیارتھ ۳/۲۴ ص۲۹۵)

(۱۵) اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے (ستیارتھ ۲/۵ ص۵۵۲) اور دنیا کی پیدائش ذروں کے اتصال سے ہے (بھومکا ص۷۵ و ص۱۹۴) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۶) ابتدائی دنیا میں انسانی پیدائش جوانی کے عمر میں ہوئی (ستیارتھ ۲/۲۴ ص۲۹۴) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۷) جو شے انفصال سے بنتی ہے وہ اتصال سے پیشتر نہیں ہوتی اور انفصال کے آخر میں بھی نہیں رہتی (ستیارتھ ۲/۲۴ ص۲۸۸) دنیا باوجودیکہ ذروں کے اتصال سے بنتی ہے اور انفصال کے آخر یعنی پرلے میں نہیں رہتی ہے لیکن پھر بھی دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۸) ابتدائی دنیا سے لیکر مہابھارت کی جنگ تک آریوں کا روئے زمین پر راج رہ چکا ہے۔ (ستیارتھ ۲/۱۱ ص۲۶۶) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں

(۱۹) آدی سرشٹی (یعنی ابتدائی دنیا) میں ایشور نے بہت سے انسان۔ حیوان اور پکھیرو پیدا کئے (ایڈیشن منجری ص۵۹) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۲۰) دنیا کا بنانے والا سوائے پرمیشور کے کوئی دوسرا نہیں (بھومکا ص۲۷) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں ؟

آریہ دوستو! تمہارے نزدیک جس چیز کی ابتدا ہے اس کی انتہا بھی ضرور ہے اسلئے دنیا اناادی یعنی ازلی نہیں ہوسکتی علہ

دوم

(۱) پرمیشور مجسم* نہیں لیکن پرکرتی سے لیکر زمین تک تمام کائنات اس غیر متناہی قدرت والی ایشور کے ایک پہلو میں قائم ہے (یجر وید ادھیائے ۳۱/۳ مندرجہ بھومکا ص۷۰)

(۲) پرمیشور مجسم نہیں لیکن جس طرح گولر کے پھل میں کیڑے پیدا ہوکر اسی میں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہان کی حالت ہے (ستیارتھ ۱/۲۸ ص۱۴۲)

(۳) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یجر وید ادھیائے ۳۱/۱۳ مندرجہ بھومکا کی ص۱۸ میں پرمیشور کی نابھی اور سر وغیرہ کا ہونا مسلم ہے۔

(۴) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یجر وید ادھیائے ۳۱/۱۱ مندرجہ بھومکا میں برہمن کا اس کے منہ سے اور کشتری کا بازو سے اور ویش کا ران سے اور شودر کا پاؤں سے پیدا ہونا بتاویل رنگیک مسلم ہے۔

(۵) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرمیشور اور جیو کے درمیان باہم محیط اور محاط کا تعلق (ضرور) ہے (ستیارتھ ۳/۴ ص۲۷۵)

(۶) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یہ تمام عالم محاط و محدود اس محیط کل پرمیشور کے ذات میں قائم ہے (بھومکا ص۱۸۴)

(۷) پرمیشور مجسم نہیں لیکن آکاش کی طرح پھیلا ہوا ہے اور سب کائنات اس کے اندر گھسی ہوئی ہے اور سب کے اندر سمایا ہوا ہے اور محیط کل بھی ہے (ستیارتھ ص۲۷۴ و بھومکا ص۲۰۳)

(۸) پرمیشور مجسم نہیں لیکن آکاش سے بڑا (ضرور) ہے (بھومکا ص۶)

(۹) پرمیشور مجسم نہیں لیکن عورتوں کے رحم (یعنی بچہ دان) کے اندر رہتا ہے (ستیارتھ ص۲۴۴)

(۱۰) پرمیشور مجسم نہیں لیکن مکت جیو (یعنی نجات یافتہ روح) غیر متناہی محیط کل برہم (یعنی خدا) کے اندر اپنی خوشی کے موافق گھومتا ہے (ستیارتھ ۹/۲۴ ص۳۳۵)

(۱۱) پرمیشور مجسم نہیں لیکن سب کے اندر و باہر موجود ہے (بھومکا ص۶)

(۱۲) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرمیشور اور جیو کے درمیان باپ بیٹے وغیرہ کا رشتہ (عیسائیوں کے قول کے مطابق) بالضرور ہے (ستیارتھ ص۲۴۴)

حوالجات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ وید پرمیشور ایک جسمانی شخص ہے جس کے ایک پہلو میں تمام جہان قائم ہے اور گولر کے مانند اس کے اندر تمام مخلوقات سکونت پذیر ہے۔

*اسمیں شک نہیں کہ خود باپ کا آپ ہی بیٹا بنجانا ناممکن ہے لیکن قاعدہ تناسخ سے یقیناً ممکن ہے کہ سوہن کا باپ موہن اپنے موجودہ سبھاؤ و کرم کے مطابق آئندہ جون میں سوہن کا بیٹا بن جائے چنانچہ حسب تسلیم و تصدیق مہا سوامی پنڈت لیکھرام جی والدت طینکا ایک جون میں اپنی بیٹی کا باپ اور دوسرے جون میں وہ اپنی بیٹی اور داماد کا خسر رہا۔ لیکن دوسرے جون میں وہ اپنی بیٹی اور داماد کا جیتا جاگتا بیٹا بنگیا (کلیات آریہ مسافر ص۹۶ کالم ۲)

* ستیارتھ ۷/۲۲ ص۲۳۰

علہ دنیا اور سلسلہ دو الگ الگ ہیں۔ آریہ دنیا کو ازلی نہیں کہتے سلسلہ دنیا کو ازلی کہتے ہیں۔ امید ہے مولوی صاحب آئندہ کو سلسلہ دنیا کے بطلان پر قلم اٹھائینگے (اڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

ہم یعنی عورتوں کے بچہ دان میں بھی وہ رہتا ہے اور پرمیشور اور جیوں کے درمیان باپ بیٹے وغیرہ کا رشتہ بھی قائم ہے اور مخلوقات میں ویدک پرمیشور میں اور ویدک پرمیشور مخلوقات میں یعنی دونوں ایکدوسرے کے اندر سمائے ہوئے ہیں۔ بالفظ دیگر پرمیشور بلحاظ مظروف اور محدود ہے اور کائنات محیط اور اُس کا ظرف یا اُس کا عکس دونوں صورتیں جسمیت کو لازم ہیں۔ بہرحال جس امر کو سوامی جی اپنے ویدوں میں اپنا مسئلہ لکھ چکے ہیں اُسی کی بابت غیر مذہب والوں پر اعتراض کرنا تین حالتوں سے خالی نہیں یا بددیانتی یا آریہ دوستوں کو تھوڑی دیر کے لئے خوش کر دینا یا حافظہ نباشد والا مضمون ہے۔ فی الجملہ اگر اس کا کوئی معقول جواب ہو تو آریہ دوست اُس کو ستیارتھ صـ ۷۲۹ کے حاشیہ پر بخط جلی درج کرکے ڈبل شکریہ حاصل کریں ❖

ض ۔ ظ پر انعام

واضح ہو کہ حرف ضاد کی آواز مشابہ ظا معجمہ کے ہے جیسا اکثر کتب قرأت میں مذکور ہے لیکن ادا کرنا ض کا موافق قاعدہ مقررہ کے بہت مشکل ہے ہر کسی سے ادا نہیں ہوتا خصوصاً عجمی تو ہرگز ادا نہیں کر سکتے اس لئے اس کو بگاڑ کر مشابہ آواز دال مہملہ کے پڑھنے لگے ہیں جیسے الضالین کی جگہ الدوالین کیونکہ جس طرح اکثر اور حرفوں کا تلفظ بگڑ گیا ہے اسی طرح ض کا تلفظ بھی غلط ہو گیا ہے اور جن ملکوں میں ذ۔ ز۔ ظ۔ ض میں سے کوئی حرف بھی نہیں ہے جیسے ملک ہندوستان ایسی جگہ ان چاروں حرفوں کو اصلی آواز میں ادا نہیں کرتے بلکہ سب کو دال مہملہ کی صورت میں پڑھتے ہیں مثال کے طور پر چند الفاظ لکھتا ہوں ؎

اُستاذ۔ اُستاد۔ کاغذ۔ کاگد۔ ذرعہ۔ درعہ ذبلہ۔ دبلہ۔ یہوذہ۔ یہودا بن یعقوب۔ ذنبیل۔ دنبلہ گزری۔ گدری۔ گئے گزرے۔ گئے گدرے۔ غازہ گادہ۔ غازی۔ گادی یا گدی۔ دروازگر۔ درعودگر۔

نظام پور۔ ندام پور۔ جس طرح یہ الفاظ بدل گئے ہیں اسی طرح ضن بھی بدل گیا ہے مگر اب بہت لوگ کہتے ہیں دواد (ض) ہی صحیح ہے اور ضاد مشابہ ظا فارس والوں نے بنالیا ہے۔ احقر کی عرض یہ ہے کہ جو صاحب یہ دعوے کرتے ہیں وہ براہ مہربانی اتنا اور بتلادیں کہ فارسیوں نے کس قاعدہ سے دواد کا ضاد کر لیا ہے جو صاحب اس کو بتلائیں اور کسی کتاب کے حوالہ سے ثابت کر دیں اُن کو مبلغ دس روپیہ (عـ۱۰؎) بطور نذرانہ کے دونگا۔ اور بندہ اس میں زبانی جمع خرچ کرنا نہیں چاہتا بلکہ جو صاحب اس کا اہتمام کریں وہ پیشتر ایک اسٹامپ پر اقرار نامہ کمترین کے ہاتھ سے لکھوالیں۔ اور اگر ثابت نہ کر سکیں تو دواد پڑھنا چھوڑ دیں۔

حافظ محمد عظیم زار ساکن ویرہ فیروزپور ضلع بلندشہر

کانفرنس۔ اخبار اور جماعت اہلحدیث

فیض آباد اور سیالکوٹ

بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

اس مصرع کے مصداق میں مولینا ثناء اللہ صاحب نے میری اس کامل محبت کا لحاظ فرمایا جو مجھے مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے ہے۔ اس لئے فیض آباد میں اب تک انجمن اہلحدیث قائم نہ ہونے کے طعن میں اور شہروں کو چھوڑ کر سیالکوٹ ہی کو تحریک فرمایا۔ دوسری وجہ یہ کہ میں جس قدر مولینا ابوالوفا کو محبت کرتا ہوں اسی قدر وہ مولینا سیالکوٹی کو محبت کرتے ہیں اس لئے انہوں نے محب کو طعنہ دیتے ہوئے محبوب کی شکایت ضروری سمجھی۔

خیر صاحب! فیض آباد کی یہ حالت ہے کہ یہاں صرف دو اہلحدیث تو شہر میں ہیں اور دونوں نیم بسمل۔ مضافات کے اہلحدیث کو بھی اگر شامل کر لیا جائے تو سو ڈیڑھ سو ہونگے۔

اگر ٹانڈہ سے مولوی فخرالحسن صاحب اور اجودھیا سے مولوی وزیرالدین و حاجی محمد اسماعیل صاحبان کھیرٹی سے حکیم نعیم الدین سائے پور سے منشی عبدالغنی صاحبان کھڑے ہو جاویں تو اچھی خاصی انجمن ہو جائے چنانچہ زبانی بھی کہا گیا خطوط بھی بھیجے مگر ؎

کون سنتا ہے فغان درویش

قہر درویش بجان درویش

یہ تو یہاں کا حال ہوا۔ اب سیالکوٹ کا حال مولانا سیالکوٹی لکھیں تاکہ مولانا امرتسری کا طعن بالکل رفع ہو جائے۔ اور نہ صرف سیالکوٹ سے مولانا ابراہیم صاحب ہی توجہ فرمادیں بلکہ ہر مقام کے جہاں اہلحدیث ہوں اور انجمن اہلحدیث نہ ہو وہاں کے احباب فوراً متوجہ ہوں۔

مثلاً کانپوری احباب فوراً توجہ فرمادیں وہاں کی کشتی کے ناخدا ہمارے پرانے مہربان مولوی عبدالوہاب صاحب فرمادیں کہ وہاں کیوں نہیں انجمن اہلحدیث قائم ہوئی۔ لکھنؤ کے حضرات بھی اُٹھ کھڑے ہوں۔ اور ہاں جناب اعظم گڈھ و مئو ضلع اعظمگڈھ والے برادران دین بھی توجہ فرمادیں کیونکہ اُن کا پُرجوش اہلحدیث ہونا مجھے مسلّم ہے۔

دربھنگہ اور خصوصاً تمام اضلاع کا صدر مقام رحیم آباد جس میں ہمارے حضرت مولانا و مقتدانا جناب حافظ محمد عبدالعزیز صاحب محدث دام اللہ برکاتہٗ ایسے بزرگ ہیں اُس میں تو سب سے پہلے انجمن اہلحدیث ہونی چاہئے باقیوں کا ذکر آئندہ کبھی نہ کبھی کرونگا۔ انشاءاللہ

کانفرنس اور اخبار کا انجمنوں سے تعلق

اب دوسری گزارش یہ ہے کہ اخبار کانفرنس اور مجمع ہائے ماتحت کا آرگن ہے اس کے یہ معنے میں نے کب بیان کئے تھے کہ اس کے اڈیٹر صاحب اس بات کے مقید ہیں کہ جہاں سے اُن کو شرکت جلسہ کا حکم پہنچے وہاں وہ فوراً حاضر ہوں۔ ایسا سمجھنا گویا دیدہ و دانستہ اپنے اخبار کو بند کر دینے کا حکم دینا ہے لہذا اڈیٹر صاحب نے جو کچھ اس کے متعلق فرمایا صحیح تو ہے مگر خواہ مخواہ ضرور ہے اس کے ذکر کی یہاں ضرورت ہی کیا تھی۔ اصل ضرورت اس کی تھی کہ انجمنوں اور کانفرنس کو اپنے آرگن سے کیا تعلق ہونا چاہئے اور اس کے معنے یہ سمجھے کہ انجمنیں اور کانفرنس اپنے

---

۱۵ گز: ۵۲ محاورہ ہے ۵۳ غازی آباد۔ گادی نگر۔ غازی پاڑہ۔ گنڈی پاڑہ ۶

AsliAhleSunnet.com

اخبار کی اشاعت اور ترقی کے لئے اپنے مقاصد اور اغراض اور قواعد ضوابط اور آمدنی میں کس قسم کا برتاؤ رکھتی ہیں اس کو تو آپ نے چھوا بھی نہیں اور ایک غیر متعلق بات کو لے بیٹھے جس کا گو مجھ سے اور مجھ جیسے دیگر عشاق سے تعلق صحیح ہے مگر اسکے ذکر کا کیا موقع تھا۔ امید ہے نہ صرف اڈیٹر اہلحدیث بلکہ جملہ اراکین مجلس شوریٰ اور اراکین انجمن ہائے ماتحت اس گزارش کا غور سے جواب دینگے۔

باقی آئندہ (شمس محمدی)

ایڈیٹر۔ آپ کے اس سوال کا جواب بہت دفعہ اہلحدیث میں دیا گیا ہے اور کانفرنس کی مجلس شوریٰ کا ایک رزولیوشن بھی شائع ہو چکا ہے کہ مقامی انجمنیں اپنے علاقہ کے کاموں میں خود مختار ہونگی۔ انجمن مجموعی طور پر کانفرنس کی مجلس منتظمہ کی ایک ممبر ہوگی جسکا مطلب یہ ہے کہ مقامی انجمن جس اپنے ممبر یا عہدہ دار کو کانفرنس کی مجلس منتظمہ کے لئے منتخب کریگی اسکو بطور وکیل کے لیا جائے گا۔ ایسے وکیل کی تبدیلی بحالی بھی مقامی انجمن کے اختیار میں ہوگی۔ باقی ممبران انجمن کانفرنس کے عام ممبران میں ہونگے جو حقوق عام ممبران کے ہونگے وہی ان کے ہونگے غرض من تو شدم تو من شدی کا پورا جلوہ ہوگا۔

بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید

اس کتاب کے بعض مضمون انگریزی تواریخ کے بھی خلاف ہونگے کیونکہ اُن کا مادہ تاریخ چین اور تاریخ یونان ہے ممکن ہے کہ ان مورخوں نے اس زمانے کے وہ حالات لکھے ہوں کہ جو ان کے پیش نظر تھے اور وہ غیر قوموں کے ہوں۔ اور وید والوں کے ہوں اور میری کتاب کو خصوصیت وید والوں سے ہی ہے کیونکہ اُس وقت گھر گھر کا راجہ جدا اور گاؤں گاؤں کا مہاراجہ جدا تھا۔

اس کتاب میں اور اسلامی مورخوں کی روایتوں میں بھی قدرے تفاوت ہے۔ اور تفاوت کی وجہ ظاہر ہے کہ مجھے میرے ذاتی تجربہ اور سیر و سیاحت نے اس پر مجبور کر دیا کہ میں قصداً ان کے خلاف لکھوں کیونکہ جو میرے ذاتی تجربہ میں آیا اور سیر و سیاحت سے مجھے حاصل ہوا یقیناً وہی حق تھا اور حق کے اظہار کے باعث میں مجبور تھا سو اختلاف کی صورت پیدا ہو گئی۔

عام مصنف قیاسی ڈھکوسلوں سے زیادہ کام لیتے ہیں اس کتاب میں ان سے کام نہیں لیا گیا بلکہ روایتوں سے کام لیا ہے کیونکہ قیاس اکثر غلط نکلتا ہے اور تجربہ و مشاہدہ سے نادرست ثابت ہوتا ہے۔ اور روایت کے صدق و کذب کا بار راوی کی گردن پر ہوتا ہے اور وہ مرتبہ میں قیاس سے بالاتر ہوتی ہے اور صدوق و ثقہ کی روایت بڑی بلند پایہ ہوتی ہے۔ ویدوں کے راویوں میں اور محدثوں میں اتنا ہی فرق ہے کہ محدث لفظ نقل کرتا ہے یا کہیں کہیں معنوں سے کام رکھتا ہے اور ویدوں کے راوی نفس مضمون کو شاعری کے بہت بڑے وسیع پیمانہ پر لیجاتے ہیں۔ ادنے ادنے ذروں کو آفتاب عالمتاب سے چار چند زیادہ کر کے دکھاتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے جہاں پانی کا اک قطرہ ہو اُسے ہفت قلزم بنایا ہے اور ساڑھے بارہ ہزار کو ایک لاکھ گنایا ہے۔ وجہ یہ کہ اُن کے زعم میں تھا کہ کسی ذرہ چیز کی عزت و عظمت جبھی دل پر نقش کرتی ہے کہ جب شاعرانہ رنگ میں ثابت ہوتی ہے کہ جب اُسے آفتاب کر کے دکھایا اور بار بار گایا جاوے۔ سو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ریت کے دانہ برابر چیز کو ہمالیہ برابر جھوٹ میں لپیٹ کر دکھایا۔ ناظرین ان کی شاعرانہ کارروائی پر نہ جائیں مطالب اصلی ملحوظ فرمائیں۔ مرشن جی نے کیا اچھا فرمایا ہے کہ اپنا دھرم کیسا ہی خراب ہو اُس کا ترک کرنا لازم نہیں۔ اور کوئی دھرم ایسا نہیں ہے کہ جس کے فرائض ادا کرنے میں کچھ نقص ہو چنانچہ آگ دھوئیں سے خالی نہیں ہوتی۔

(گیتا ادھیائے ۱۸ اشلوک ۴۸)

کتاب لکھنے میں نہایت آسان اور سہل طریقہ مجھے خوب ہاتھ آیا کہ جہاں سے کبھی رشی یا راجہ کا نام پایا وہیں سے اُس کی تفسیر نکال کر دیکھ لیا کہ یہ کس خاندان کا بزرگ ہے اور مہابھارت سے اُس کی پوری پوری تواریخ معلوم کر لی اور اُس کے ہمعصروں کا پتہ رامائن وغیرہ سے اور قصوں کو باہم تطبیق دینے سے معلوم کر لیا اور جھٹ لکھ دیا کہ فلاں رشی یا راجہ فلاں کا ہمعصر ہے۔

بعض نام ولدیت سمیت ویدوں کے سوکتوں پر درج تھے سو اُن کو وہاں سے مع ولدیت کے نقل کیا اور تواریخ سے پتہ لگا کر اُن کی ہسٹری لکھدی اس ترتیب سے دو باتیں نکل آئیں۔ ایک تو وہ شجرہ کہ مہابھارت اور رامائن وغیرہ میں درج ہے غلط اور سرتاسر طول فضول ثابت ہوا اور صاف طور پر واضح ہو گیا کہ بھارت میں جس قدر زیادتی ہے وہ صرف انہی راجوں کی ہے کہ جن کا نام ویدوں میں نہیں آیا اور اُن کے قصے بھارت میں مذکور ہیں۔ دوسرے یہ کہ زمانہ کی طوالت جس قدر یگ وغیرہ مشہور ہیں سب باطل ہے کیونکہ چند پشتوں کے لئے اتنی طوالت ماننا ایسے ہی ہے جیسا کہ چند مچھلیوں کے لئے سمندر ماننا۔ اور بس۔ جہاں آریہ شاعروں کے مبالغے دوسرے کاموں میں ہیں ویسے ہی زمانے کی طوالت کے باب میں ہیں۔

امید ہے فراخ دل بلند حوصلہ خود بھی پڑھینگے اور دوسروں کو بھی سنائیں گے تاکہ اصلیت سے آگاہ ہوں اور عبرت حاصل کریں۔ چونکہ یہ کتاب تواریخ میں ہے اور اس کے لئے جغرافیہ اور نقشے کی سخت ضرورت ہے اس لئے میں اسی سے اسکو شروع کرتا ہوں اور مدد اللہ تعالےٰ سے چاہتا ہوں اور وہی سچا مددگار اور بہتر ناصر ہے۔

(باقی باقی)

مدرسہ احمدیہ آرہ

کا سالانہ جلسہ بمقام سیتاڈھی ضلع مظفرپور بتواریخ ۶-۷ مارچ ۱۹۱۵ء قرار پایا ہے۔

قائلین قدامت مادہ یا نیچرلسٹ مندرجۂ ذیل دلیل پر غور کریں

خدا نے عالم کو محض اپنی قدرت سے پیدا کیا

اگر میرا خیال غلط نہیں تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس قدر سب مانتے ہیں کہ مادہ ایک صورت بدل کر دوسری صورت اختیار کر لیتا ہے اور صورت اول بالکل معدوم ہو جاتی ہے اور اس کا وجود صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جاتا ہے اگر یہ تسلیم نہ کیا جائے تو یہ دو صورتیں ممکن ہونگی اول یہ کہ وہ صورت جو پہلے تھی منتقل ہو کر کسی دوسرے جسم میں چلی گئی - دوسرے یہ کہ صورت اول جہاں تھی وہاں موجود رہی - صورت اول تو بداہتاً غلط ٹھیرتی ہے کیونکہ یہ ہم برابر مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب ہم موم کے ایک گولہ کو مربع شکل میں بدلتے ہیں تو کرویت کی شکل کسی دوسرے جسم میں منتقل نہیں ہوتی - اور دوسری صورت اس طرح باطل ہے کہ اگر صورت دوم کے پیدا ہونے پر صورت اول بھی قائم رہی تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہے جیسے ایک شے ایک ہی وقت میں گول بھی ہے اور مربع بھی - اس لئے ہمکو مجبوراً تسلیم کرنا پڑا کہ جب کوئی نئی صورت پیدا ہوتی ہے تو صورت اول بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے - اب جب یہ ثابت ہو گیا کہ پہلی صورت بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نئی صورت محض عدم سے وجود پاتی ہے - اس مندرجہ بالا بحث سے اسقدر قطعی ثابت ہو گیا کہ اعراض یعنی صورت، رنگ، بو، مزہ وغیرہ وغیرہ محض عدم سے وجود میں آتے ہیں - اب صرف جوہر کی نسبت دعوے مندرجہ بالا کا ثابت کرنا باقی ہے جس کے لئے مقدمات ذیل اول ذہن نشین کر لینا ضروریات سے ہیں :-

اول - مرکبات کی تحریر کا اخیری درجہ بسائط تک ہوتا ہے اور بعدہ صرف مادہ بسیط رہ جاتا ہے۔

دوم یہ امر بدیہی ہے کہ مادہ کسی حالت میں بھی صورت سے جدا نہیں ہوتا - سیکڑوں - ہزاروں - لاکھوں یا جس قدر چاہو انقلابات مادہ میں اپنے خیال سے پیدا کرو مگر اس میں کوئی نہ کوئی صورت ضرور باقی رہے گی - نتیجہ ہو نکلا کہ صورت اور مادہ لازم و ملزوم ہیں -

سوم - پہلے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ صورت قدیم نہیں بلکہ محض ہستی یا نیستی سے آئی ہوئی ہے اور اب جب یہ ثابت ہوا کہ صورت مادہ سے کسی حالت میں جدا شے نہیں تو لازمی ہوا کہ مادہ بھی قدیم نہو ورنہ صورت کا قدیم ماننا بھی لازم آئیگا جو صریح غلط ہے جیسا کہ ثابت ہوا ہے - اور جب مادہ حادث ٹھیرا تو ضرور ہے کہ خدا نے اُس کو محض عدم سے پیدا کیا کیونکہ مادہ بسیط محض ہے اور اس سے پہلے کوئی چیز موجود نہیں جس سے مادہ پیدا ہو۔

(خلاصہ دلیل علامہ ابن مسکویہ)

آریہ فلاسفروں سے چند سوال

(۱) مادہ میں غرفی* کی قابلیت موجود ہے یا نہیں؟

(۲) مادہ بسیط ہے یا مرکب؟ اگر بسیط ہے تو اُس کی تقسیم خیالی ممکن ہے یا ناممکن؟

(۳) مادہ کی پہلی ترکیب کس کا نتیجہ ہے؟

(۴) بسیط ذرات اپنی بسط کی حالت میں مجسم رہتے ہیں یا نہیں -

(۵) سورج کے کرہ کو ہم نے بنتے بگڑتے نہ دیکھا اور نہ ہم بنا بگاڑ سکتے ہیں مگر اس کو حادث مانتے ہیں تو اسی اصول پر مادہ کو حادث کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۶) مادہ کی کل ممکن صفتیں ایکبارگی پیدا ہوتی ہیں یا رفتہ رفتہ؟

(۷) اکاش کوئی شے ہے یا محض انسان کا وہم ہے

(۸) اکاش میں حجم یا ضخامت ہے یا نہیں؟

(۹) اکاش محسوس ہونے والی شے ہے یا غیر محسوس ہونے والی؟

(۱۰) مادہ ارواح سے کس طرح ملتا ہے؟

آریوں کا خیر اندیش :-

(ایم عبدالمجید سٹی مسجد غازی پور - یو - پی)

جرمنی کی فوج ہے یا یاجوج ماجوج

جرمن چالیس لاکھ مزید سپاہی تیار کر رہی ہے - ٹائمز مورخہ ۲۳ دسمبر کا بیان بذریعہ تار انہی دنوں موصول ہو گیا تھا - اب مفصل مضمون پہنچ گیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے :-

چونکہ موجودہ تربیت یافتہ سپاہ فیصلہ کن نتیجہ حاصل کرنے میں ناکام رہی - جرمنی نے اپنے تمام ذکور آبادی کو طلب کرنے اور تمام کارخانوں کو فوجی سازو سامان اور اسلحہ کی تیاری پر لگا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ موسم بہار میں یا تو اتحادی فوجوں کو تباہ کر دے یا خود اس کوشش میں فنا ہو جائے - جرمن نظام فوج اور اول ریزرو جب اپنے مدعا میں ناکام رہے تو دوم ریزرو لینڈ وہر اور لینڈ سٹرم اقسام کے سپاہی بھی طلب کر لئے گئے - اُن کی بدولت جرمنی حملہ سے تو محفوظ ہو گئی لیکن کوئی فیصلہ کن فتح نہ پا سکی متحدہ فوجیں خم ٹھونکے بدستور سامنے موجود ہیں - اور ادھر ملک میں اب نا تربیت یافتہ مردوں کے سوائے اور کوئی ذخیرہ کمک کے لئے نہ رہ گیا تھا پس جس طرح کہ اور ہر ملک کرتا جرمنی اُن لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئی - یہ گو دام ایسا بے حیثیت نہیں کہ ہم اس کی طرف سے بے فکر رہ سکیں - جرمنی نے ۴۹ لاکھ سے محاربہ شروع کیا تفصیل یہ ہے :-

۸ لاکھ ۲۰ ہزار باقاعدہ فوج - ۱۱ لاکھ اسی ہزار اول ریزرو - نو لاکھ ستر ہزار لینڈ وہر قسم اول - دس لاکھ لینڈ وہر قسم دوم جس میں ۳۹½ سال عمر تک کے آدمی ہیں - اور ۸ لاکھ ۷۵ ہزار لینڈ سٹرم قسم دوم جس میں ۳۹½ سے ۴۵ سال تک کی عمر کے آدمی ہیں -

ان میں سے ۲۰ لاکھ مغربی میدان جنگ میں ہیں - دس لاکھ مشرقی میں - اقل درجہ دس لاکھ بے کار ہو چکے ہیں - اور باقی راستوں وغیرہ کی حفاظت پر مامور ہیں -

اب رہا نیا ذخیرہ - جرمنی ہر سال نئے رنگروٹوں میں سے صرف کچھ حصہ فوج میں داخل کرتی رہی!

*نامہ نگار صاحب اس لفظ کو صاف اور مشرح لکھیں آئندہ بھی ساری عبارت عموماً اور سوالات خصوصاً صاف اور مشرح لکھا کریں (اڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

چنانچہ ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۱ء تک تین سالوں میں ۱۲ لاکھ ۱۷ ہزار نوجوان ۲۰ سے ۲۲ سال کی عمر کے فوجی خدمت سے بری رکھے گئے تھے۔ پہلا ذخیرہ یہ ہے جس سے کام لیا جائے گا۔ اسی طرح لینڈسٹرم اور لینڈوہر افواج میں بھی کئی مردوں کو نہ لیا جاتا رہا جن کی سالانہ اوسط ایک لاکھ ستر ہزار رہی۔ یعنی ۲۵ سال میں ۴۲ لاکھ ۵۰ ہزار آدمی مستثنےٰ رکھے گئے انہیں سے موت اور ضعیفی کے نقصانات ۳۰ فیصدی شمار کر لئے جائیں تو بھی تیس لاکھ آدمی باقی رہتے ہیں یہ دوسرا اہم ذخیرہ ہے۔ تیسرا ذخیرہ ۲۰ سال سے کم عمر کے نوجوانوں کا ہے جو دس لاکھ سے کم نہیں تینوں کی مجموعی تعداد ۵۰ لاکھ سے اوپر ہوتی ہے لیکن کچھ پہلے بھی فوج میں لئے جا چکے ہیں۔ بہر حال ۴۰ لاکھ آدمی باقی رہتے ہیں جن کی فوجی تربیت شروع کر دیگئی ہے یہ باقاعدہ فوج کے آدمیوں کی نسبت کمزور ہیں لیکن فوجی جذبہ و جوش بہت سی مشکلات پر غالب آجاتا ہے۔ جرمنی نے حال میں دس لاکھ رائفلیں آسٹریا کو دی ہیں۔ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ اس کے پاس اسلحہ کا ذخیرہ کافی ہے جرمنی میں اب صرف کرپ اور ارہارٹ کے کارخانے ہی اسلحہ نہیں بنا رہے ہے بلکہ ہر کارخانہ جو دھات کا کام کرتا ہے دن رات اسی کام میں مشغول ہے ✦ (وطن)

جواب مذاکرہ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۲ صفر

حدیث بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوٰۃ

جناب اڈیٹر صاحب۔ اس حدیث میں ہر ایک کے نزدیک بین کا متعلق محذوف ہے اور بین (ظرف) اُس کا صلہ ہے۔ جناب نے جو معنی اس کا لگایا ہے وہ اس بنا پر ہے کہ الفارق یا الحاجز بین کا متعلق ہے گویا عبارت یوں ہوئی الحاجز یا الفارق بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ لیکن اگر اس بین کا متعلق الموصل یا الرابط یا اسی قسم کا دوسرا لفظ قرار دیا جائے تو معنی نہایت صحیح ہونگے اور تمام اشکال اٹھ جائینگے۔ عبارت یوں ہوئی الموصل والرابط بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ جہاں پر فارق یا حاجب یا اس کا مناسب بین کا متعلق ہوتا ہے وہاں متعلق مذکور ہوتا ہے قال اللہ تعالیٰ۔ اَلْفِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ یا فرمایا بَیْنَهُمَا حِجَابٌ

اس کی ایک دوسری تاویل بھی عرض ہے کہ ترک صلوٰۃ کو عموماً سبب قرار دیا گیا ہے نفیاً اور اثباتاً دونوں طریقہ پر۔ اثباتاً ترک صلوٰۃ کفر کا سبب ہے اور نفیاً عدم کفر کا۔ لیکن اصول شریعت سے اسکی تقیید و تعیین کی جائیگی علامہ نووی کی تاویل کا یہی منشا ہے۔

(محمد عبید اللہ مبارکپوری)

یادگار سیدنا نذیر حسینؒ

از مولوی عبد العزیز خلف مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

اتباع کتاب وسنت کی غفلت اور سہل انگاری کو دیکھو اور دوسرے گروہوں کی مستعدی و سرگرمی کو ملاحظہ کرو کہ وہ کس جوش و استقلال کے ساتھ اپنے حصول مقصد میں منہمک ہیں۔ ابھی زیادہ روز نہیں گزرے کہ ہمیں دو قومی ماتم کا شکار ہونا پڑا جسے ہمنے بہت صبر و استقلال کے ساتھ برداشت کر لیا اور خاموش ہوگئے۔ جیسا کہ ہمارا اور ہماری جماعت اہل حدیث کا شعار ہے۔ صد آفرین اُن محترم بندگان خدا کو جو کسی فخر قوم کا نام پر معنون کرکے کوئی علمی یادگار قائم کرنے کے لئے مساعی جمیلہ سے کام لیتے ہیں۔ برعکس اس ہزار تاسف ہی اُن افراد قوم پر جو باوجود قدرت تامہ بزرگان دین کے نام و نشان اپنے تساہل کے تیز تلوار اور نفاق اور خودی کے ثقیل بار کے نیچے دبا دینا چاہتے ہیں مولانا شبلی مرحوم کی رحلت کو ابھی چند روز ہوئے دیکھو اُن کی یادگار قائم کرنے کے لئے ایک کمیٹی لکھنؤ میں قائم ہو چکی ہے۔ مولانا حالی مرحوم جنھوں نے ابھی کل ہی ہمسے کنارہ کشی اختیار فرمائی ہے اُن کی بھی یاد زندہ رکھنے کے لئے معتقدان اہل اسلام کی ایک کمیٹی پانی پت میں قائم ہوگئی ہے جسمیں بحضوری سربرآوردگان قوم یادگار کی یہ صورت تجویز کیگئی ہے کہ مسلم ہائی اسکول پانی پت کو جو چند ماہ سے مرحوم کی سرپرستی میں قائم تھا ممدوح کا نام معنون کرکے درجہ تکمیل تک پہنچایا جائے جس کی خصوصیات حسب ذیل ہونگی:۔

(الف) قرآن کریم تجوید و قرات کے ساتھ بترجمہ پڑھایا جائے۔

(ب) دنیوی تعلیم کا بہترین انتظام قائم کیا جائیگا۔

(ج) ایک وسیع دار الاقامت قائم کیا جائیگا۔

(د) ہونہار غیر مستطیع طلباء کو وظائف بھی دیے جائینگے۔

(ہ) ایک اعلےٰ درجہ کی لائبریری قائم کیجاویگی۔

اُن مقاصد کی تکمیل کے لئے تین لاکھ روپیہ کی فراہمی ضروری سمجھی گئی ہے حاضرین کمیٹی میں سے بعض حضرات نے اس کام کے لئے قابل قدر عطیہ از قسم نقد و اراضی عنایت فرمائے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہماری جماعت اہل حدیث نے کیا کیا ہے اس کے جواب میں ہمیں بہت حسرت و افسوس کیساتھ اتنا کہدینا کافی ہے کہ اُس نے مسلکو چھوا تک نہیں ہماری جماعت کے آخری محدث سیدنا و مولانا سید نذیر حسین سقی اللہ ثراہ (جن کے تبحر فی العلوم کا دشمن بھی معترف ہے جن سے انتفاع عالم کی بہترین انسانی ہستیوں نے روحانی پرورش پائی ہے) کے پانگاہ علوم اور اخلاق حسنہ کا تذکرہ جب ہم سنتے ہیں اور پھر قوم کی طرف سے قائم کردہ کوئی عمر یادگار اُن کی صفحۂ ہستی پر نہیں پاتے ہیں۔ تو لامحالہ ہمیں سرآبرورہ اصحاب قوم کے سامنے اپنا آہ و بکا پیش کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ قوم نے اہلحدیث کانفرنس قائم کرنے میں بڑی گرمجوشی ظاہر کی اور طرح طرح کی کوششیں کر رہی ہے۔ مگر افسوس کہ جس کی اشد بہت ضروری اور اقدم تھی یعنی شیخ الکل سیدنا مرحوم کی کوئی علمی یادگار اعلیٰ پیمانہ پر دہلی میں کانفرنس کے قبل یا ساتھ ساتھ قائم کرنے کا مسئلہ چھیڑا تک نہیں یا کبھی چھیڑا ہوگا تو اب تک کامیاب نہ ہو سکی۔ کیا خوب ہوتا جو قبل انعقاد کمیٹی کانفرنس پہلے مرحوم کی

AsliAhleSunnet.com

یاد زندہ رکھنے کے لئے ایک درسگاہ بشکل کا مسئلہ مرحوم کے ہزاروں ارادتمند تلامذہ و دیگر اصحاب کے سامنے پیش کر کے اُس کے قائم کرنے پر مجبور کیا جاتا اور کانفرنس کو اُس کی شاخ تصور کیا جاتا (بصورت اعتراض) مسئلہ کو پیش کرنیوالے وہی حضرات ہوتے جنکے مساعی جمیلہ کا نتیجہ اہلحدیث کانفرنس ہے۔

اب بھی اگر کانفرنس اپنی گہری محبت اور وقعت قوم کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتی ہے تو اُسے جلد اس امر کی تحریک اور سعی تامہ کرنی چاہیئے اور جسے وہ اپنی مجلس شوریٰ تک محدود رکھنے ہوئے ہے اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ اشاعت کر کے مرحوم کی روحانی اولاد الاولاد کو خصوصاً اور ہمدرد جماعت اہلحدیث کو عموماً مجبور کرے۔ انشاء اللہ کانفرنس کی اس مساعی میں بہت معین پیدا ہو جائیں گے عرصہ دو سال کا ہوا ہے میرے دو محسن اور معزز احباب جناب مولوی قطب الدین احمد راجشاہی اور مولوی احسان اللہ دینا جپوری اس دردانگیز فسانہ کا جامہ پہن کر بشکل محرک قومی اخبار اہلحدیث کے کسی کالم میں نمودار ہوئے تھے مگر قوم نے ابتک اُن کی تائید میں خامہ فرسائی نہیں کی۔ لہذا اُن حضرات نے بھی دوبارہ تحریک نہ کی۔ مجھے جہانتک علم ہے اب بھی یہ حضرات کوشاں ہیں۔ اور اس کام کیلئے حسب وسعت اعانت فرما کر داخل حسنات ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور طبیعت پریشان میں بھی حسب استطاعت پیش کرنے کا وعدہ واثق کرتا ہوں (اور میں اُن دو حضرات کو بالخصوص فہمائش کرتا ہوں کہ جب اُنہوں نے بمقتضا ہمدردی ابتداً اس مسئلہ کو چھیڑا ہے تو کام شروع ہونے تک قلمی تحریک سے باز نہ آئیں) الحمد للہ کہ اب انہی مساعی میں جناب مولوی عبدالحمید صاحب اٹاوی کا بموافقت تامہ قلمی دور ہے بذریعہ اخبار اہلحدیث اعانت فرما کر قوم کے دلوں میں ایک تازہ روح پھونک دی ہے فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔ جس کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ حال ہی کے دو نمبروں میں بعض تازہ دم جان نثاران قوم کے دو مضامین نظر سے گزرے فی الحقیقت ہر دو مضامین میں انتہا درجہ کی دلسوزی اور سنجیدگی کے ساتھ معروض تحریر میں لائے گئے ہیں اور اُن سے قابل قدر سرگرمی اور جوش مترشح ہوتا ہے خدا کی ذات سے امید ہے کہ اس کام میں محرکین اور مؤیدین کی مدد کریگا۔

(عبدالعزیز مبارکپوری)

سُنیّت رفع الیدین

اللہ تعالےٰ جناب مولوی عبدالحمید صاحب کی محنت اور سعی کا بدلہ اُن کو عطا فرماوے۔ اور رفع الیدین نہ کرنے والوں اور اس سے چڑنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ یہ کتنی بڑی سنت ہے اور کس قدر ثبوت اس سنت کے ہیں حتےٰ کہ بالکل مبالغہ سے خالی ہوگا۔ اگر کہدیا جاوے کہ رفع الیدین سے بڑھکر تو کیا اس کے برابر بھی کسی سنت کے ثبوت میں حدیثیں نہیں آئیں چنانچہ مولوی صاحب موصوف نہایت حذف و اختصار کے ساتھ اس کے طُرق دکھا رہے ہیں اور اگر کہیں وہ سب طُرق و متون مع اُن کے مباحث متعلقہ کے درج فرماویں تو ایک برسوں میں بھی یہ مضمون ختم نہو۔

اس مضمون سے علاوہ سنیت رفع الیدین ثابت ہونے کے اہلحدیث کی علم و تحقیق پر بھی کافی روشنی پڑیگی انشاءاللہ۔

مگر مجھے اپنے مخدوم جناب مولوی عبدالحمید صاحب سے یہ عرض کرنا بھی باقی ہے کہ مولینا آپنے رفع الیدین کو سُنت غیر مؤکدہ فرمادیا ہے آپ کے مضمون پر نظر ڈالنے سے اُس کا سنت ہونا تو اظہر من الشمس ہے مگر غیر مؤکدہ ہونا بالکل حیز خفا میں ہے امید کہ یا تو آپ اس لفظ غیر مؤکدہ کو واپس لینگے یا اس پر بھی ایسی ہی توجہ فرماوینگے۔

بلکہ آپ کے تمام ثبوت پیش کردہ (جنپر کسیکو مجال دم زدن نہیں) کے ساتھ حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوا کما رأیتمونی اصلی شامل کر دینے سے تو رفع الیدین سنت مؤکدہ کے درجہ سے بھی بڑھکر وجوب کے درجہ کو پہنچتی ہے۔

علاوہ ازیں خود آپ کے مضمون ہی میں اس قسم کے صریح الفاظ ملتے ہیں جن سے فرضیت رفع یدین پر استدلال ہو سکتا ہے۔

مثلاً حاکم کی روایت علی علیہ السلام سے بنفحۃ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کی تفسیر میں یا مرلت اذا تحرمت للصلوٰۃ الخ جس سے صاف معلوم ہوا کہ وانحر میں امر ندا رفع الیدین کے لئے ہے۔

امید کہ جناب موصوف اس عاجز کی مختصر گزارش پر غور فرما کر اس تحقیق کو بھی ہاتھ سے نہ دینگے ہمارا مذہب تو تحقیق ہے جو دلائل سے ثابت ہو جائے وہی ہمارا مذہب ہے والسلام

(خاکسار یوسف فیض آبادی)

اڈیٹر: یہ تقسیم کہ فلاں کام سنت ہے فلاں مستحب ہے علماء کے فہم پر مبنی ہے جس نے جس کام کو جیسا سمجھا کہدیا جس طرح نسخ آیات و احادیث محض فہم علماء پر مبنی ہے ورنہ اس کی تعیین کے متعلق نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث۔ ایک زمانہ تھا ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسے برگزیدہ کو سوال ہوتا تھا وتر واجب ہیں۔ جواب دیتے تھے اوتر رسول اللہ واوتر المسلمون آنحضرت نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے بھی پڑھے ہیں۔ بار ہا اس سوال کا یہی جواب دیا۔ نہ واجب کہا نہ سنت۔ مولوی عبدالحمید صاحب نے اگر مستحب کہا اور آپ نے سنت کہا تو کیا اختلاف ہے مطلب تو یہ ہے کہ کار ثواب ہے۔ اصل میں مستحب کہنے کی بنا مولینا شہید قدس سرہ کی تنویر العینین سے چلی ہے لکل امرءٍ ما نوی۔

فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب اودھ بنگال اور ہندوستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان کو درج کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳ ر

(مینیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

فتاوے

س نمبر ۸۷۔ جناب مولینا صاحب زاد عنایتکم۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا نام کس کس آسمانی کتاب سے ثابت ہوا۔ چار پہلی آسمانی کتابوں میں جسقدر نبیوں کے نام ملتے ہیں وہ تعداد میں کسقدر ہیں۔

ج نمبر ۸۷۔ قرآن مجید میں جتنے ہیں وہ تو شمار ہو سکتے ہیں۔ مگر سائل پہلی کتابوں کا حال بھی پوچھتا ہے اس لئے سارا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۸۸۔ تمام انبیاء اسی آدم کی اولاد تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زمانہ آدم سے کتنی مدت کے بعد تولد ہوئے۔

ج نمبر ۸۸۔ اس مدت کی تاریخ نہیں ملتی۔

س نمبر ۸۹۔ حضور کی حجامت کس طرز کی تھی۔

(منشی عبد اللہ از نروٹ جیل سنگھ)

ج نمبر ۸۹۔ حضور علیہ السلام کے بال مختلف اوقات میں مختلف طرح کے تھے بلکہ کبھی کندھوں تک۔ کبھی کانوں تک یہ سب ذکر شمائل ترمذی میں ملتا ہے جس کا ترجمہ خصائل النبی دفتر اہلحدیث سے مل سکتا ہے۔ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۰۔ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا کس حدیث سے ثابت ہے؟

(ممتاز علی خان سلطان پور۔ اودھ)

ج نمبر ۹۰۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے۔

س نمبر ۹۱۔ تلاوت قرآن شریف یا اذان کے وقت السلام علیکم کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۹۱۔ مجھے ایسی کوئی روایت یاد نہیں کسی صاحب کو ہو تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۹۲۔ رافضی مذہب جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گالی دینے والا اور قرآن شریف کو بیاض عثمانیہ بنانے والا ہے انکی اقتدا جماعت نماز میں کس کتاب سے ثابت ہے بحوالہ کتاب تحریر فرمائیے کیونکہ آیت وارکعوا سے یہ مطلب کسی عالم سنی المذہب نے اپنی کتاب میں نہیں تحریر فرمایا اور نہ کسی عالم اہلحدیث سے سُنا (ایضاً)

ج نمبر ۹۲۔ بیاض عثمانیہ کہنے والے کا مطلب اگر یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے خدائی کتاب نہیں تو ایسا شخص کافر ہے اُس کی اقتدا کسی طرح جائز نہیں یقین کامل ہے کہ وہ نماز کو فرض نہ جانتا ہوگا کیونکہ نماز کی فرضیت تو قرآن ہی سے ملتی ہے جسکا وہ منکر ہے۔ اور اگر بیاض عثمانی سے اُس کی یہ مراد ہے کہ ہے تو خدائی کتاب مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے تو ایسے شخص کی اقتدا وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ میں آسکتی ہے حافظ ابن حزم کتاب ملل والنحل میں ہر ایسے شخص کی اقتدا کو جائز کہتے ہیں جو نماز کو فرض جان کر پڑھتا ہے اور اس دعوے پر آیت اجیبوا داعی اللہ وغیرہ کو پیش کرتے ہیں یہی معنے ہیں حدیث صلوا خلف کل بر و فاجر کے۔

س نمبر ۹۳۔ بالغ مرد کو نامحرم عورت کا دودھ پینا کس حدیث سے ثابت ہے حدیث اور اُسکا مطلب تحریر فرمائیے کیونکہ آپ نے جس پرچہ میں تحریر فرمایا ہے یہاں نہیں ہے (ایضاً)

(۲ ر داخل غریب فنڈ)

ج نمبر ۹۳۔ صحیح مسلم کی روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا کہ میرے گھر میں ایک لڑکا تھا جوان ہو گیا ہے اس لئے گھر میں اُس کا آنا میرا خاوند پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت نے فرمایا تُو اُس کو اپنا دودھ پلادے۔

س نمبر ۹۴۔ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت رکوع کے بعد ہاتھ نیچے چھوڑ کر پڑھنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ اس کی تشریح کر دیجئے کیونکہ بعض بطور دعا کے ہاتھ اٹھا کر پڑھتے ہیں اور بعض ہاتھ نیچے لٹکا کر۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۴۔ وتروں میں دعاء قنوت پڑھنے کی کوئی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہوئی نہ ہاتھ باندھ کر نہ چھوڑ کر۔ اس لئے سب برابر ہیں جس طرح چاہے پڑھ لے انما الاعمال بالنیات

س نمبر ۹۵۔ عورتوں کی جماعت مکان کے اندر جائز ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۵۔ مکان کے اندر بھی جائز ہے اور باہر بھی جہاں پردہ سے پڑھ سکیں۔ (ایضاً)

س نمبر ۹۶۔ بجائے زیر ناف یا سینہ کے اگر ہاتھ شکم کے اوپر باندھکر نماز پڑھی جائے تو از روئے حدیث جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۹۶۔ یہ بھی بعض اماموں کا مذہب ہے مگر حدیث میں یہ طریق میں نے نہیں پایا۔ نماز جائز ہوگی انشاء اللہ۔ (۲ ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۷۔ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ عورت منکوحہ کی ایک لڑکی پہلے خاوند سے ہے اب شخص مذکور چاہتا ہے کہ اُس لڑکی کا عقد اپنے لڑکے سے جو کہ اُس کی پہلی بیوی سے ہے کر دیوے۔ کیا درست ہے؟ (گوہر علی)

ج نمبر ۹۷۔ اگر کوئی اور رشتہ حرمت ان دونوں میں نہیں ہے بلکہ صرف صورت مرقومہ ہے۔ تو کر سکتا ہے۔

س نمبر ۹۸۔ حقیقی برادر کے بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز ہے؟

ج نمبر ۹۸۔ اگر کوئی رشتہ حرمت نہیں بلکہ محض صورت مرقومہ ہے تو کر سکتا ہے۔

س نمبر ۹۹۔ جن عورتوں کو یکے بعد دیگرے دو یا تین نکاح کرنے پڑتے ہیں وہ جنت میں کس خاوند کے پاس ہونگی؟

(راقم گوہر علی از موضع سپاہیو ونڈ ڈاکخانہ مجیٹھہ امرتسر)

ج نمبر ۹۹۔ بموجب حدیث (تفسیر ابن جریر) جس خاوند کا اُس عورت سے سلوک اچھا ہوگا اُس کے ساتھ جنت میں رہیگی۔

(داخلہ غریب فنڈ ندارد)

اطلاع۔ فی سوال مطبوعہ جواب کے لئے ۳ پائی اور قلمی کے لئے ۲ پائی۔ وراثت کے سوال کے ساتھ فی بطن ۲ ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں۔

✻ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

سراج الاخبار اور انجمن اہلحدیث جہلم

ہمعصر سراج الاخبار جہلم نے انجمن اہلحدیث جہلم کے جلسہ کے انتظام اور دیگر امور پر بحیثیت مذہبی چند اعتراض کئے ہیں اُنکا جواب آئندہ دیا جائیگا۔

تاریخ وفات

خان بہادر ڈاکٹر عبد الرحیم مرحوم کی وفات سے جو مسلمانوں کو عموماً اور اہلحدیثوں کو خصوصاً نقصان پہنچا ہے اُس کی تلافی انسانی نگاہ میں مشکل ہے خدا سے دعا ہے کہ مرحوم کی اولاد میں سے اس کی تلافی کرائے مرحوم کی تاریخ وفات جو اخبار میں چھپی ہے۔

چو عبد الرحیم آں طبیب لبیب
بجاں آفریں ناگہاں جاں بداد
دراطراف واکناف ہندوستان
ندا ہا برآمد کہ مغفور باد
۳۳ ۱۳ھ
غفر اللہ ورحمہ۔

اصلاح اخبار اہلحدیث

(۱) اسکے نمبر صفحات لگاتار ہوں سال کے بعد ایک جلد پوری کے صفحات معلوم ہوں (۲) نیز سال کے بعد ایک فہرست لگانی چاہیے تاکہ مضامین کا پتہ لگ سکے۔ (غلام حسین کلرک خریدار ۲۷۸۵)

جواب اخبار کی خریداری کا سلسلہ روز جاری رہتا ہے پھر جو آج خریدار بنتے ہیں اُن پر یہ ضروری نہیں اور نہ وہ پسند کرتے ہیں کہ وہ ابتدا سال کے پرچے بھی خریدیں اس لئے اُن کے ہر ایک ایسے خریدار کا سلسلہ جو ابتدا سال سے خریدار نہ ہو ناقص رہیگا جس سے اخبار کی حیثیت میں بہت فرق آئیگا ان سب وجوہات پر نظر کر کے جو کیا جاتا ہے یہی مناسب ہے تاہم اگر اور صاحب بھی اس تجویز کو مستحسن سمجھینگے تو آئندہ سال سے درمیان صفحہ کے مسلسل ہندسے بڑھا دئے جاوینگے انشاء اللہ۔ فہرست کی بابت بھی یہی جواب ہے کہ خریدار ہر روز تبدیل ہوتے رہتے ہیں فہرست دیں تو کس کو لہذا یہ بہتر ہے کہ ہر خریدار اپنے شوق سے قلمی فہرست لگا رکھیں جو اخبار جائے اُس کے عنوانات درج فہرست کریں۔ تاہم اگر اور صاحب بھی فہرست کا تقاضا کرینگے تو سال آئندہ کے شروع پرچہ میں گزشتہ سال کی فہرست دیجاویگی۔

دعاء صحت

میری بیوی مرض بخار میں عرصہ چھ ماہ سے مبتلا ہے ناظرین للہ دعاء صحت کریں مخدوم شریف (خریدار ۱۵۸۳)

اللہم اشفہا بشفائک ودوائک وداوہا بدوائک وعافہا بفضلک۔

دعاء صبر واطمینان

میرے مذہبی مخالفوں نے میرے اہلحدیث ہونے کی وجہ سے مجھ پر سخت ظلم کئے میرا تمام مال واسباب چھین لیا ناظرین میرے لئے صبر واستقامت کی دعا کریں (مولوی محمد بنگالی) اللہ صبر واستقامت بخشے

اطلاع متعلق سوالات طبیہ

جب سے سوالات طبیہ کا سلسلہ شروع ہوا ہے کثرت سے سوال آتے ہیں خطرہ ہے کہ کسی روز سارا اخبار ہی نہ روک لیں۔ اس لئے اس قسم کے سوالات کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ فی سوال کم از کم ۲ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں جو صاحب بعد صحت بطور شکریہ فنڈ کو مزید عنایت کرینگے موجب شکریہ ہونگے۔ آئندہ اس قسم کے سوالات پر نمبر لگائے جاوینگے مجیب صاحب صرف اتنا لکھا کریں "بجواب نمبر فلاں مندرجہ تاریخ فلان"

جواب سوال مندرجہ ۲۲ر جنوری حافظ غلام نبی

پوست ہلیلہ زرد ۲ تولہ + پوست ہلیلہ کابلی ۲ تولہ + پوست آملہ مقشر ۲ تولہ + مغز کدو ۲ تولہ + مغز کشنیز خشک ۲ تولہ گل سرخ یک تولہ + مغز بادام ۳ تولہ + مغز خیارین ۲ تولہ تخم خشخاش ۳ تولہ + اسطوخودوس یک تولہ + کشتہ چاندی یک تولہ + کشتہ مرجان یک تولہ + گاؤزبان یک تولہ کشتہ قلعی یک تولہ + شہد ۲۷ تولہ + مصری ۲۷ تولہ ان ادویات کا معجون تیار کر کے ۶ ماشہ رات کو بعد از طعام ہمراہ شیر نیم گرم کے استعمال میں لاویں انشاء اللہ ضعف دماغ وبصر کو فائدہ عظیم ہوگا (حکیم حاذق نور الدین مجید ازہ لاہور)

ایضاً جواب دوم

فلفل سیاہ چھ ماشہ کو چھ ماشہ روغن بادام شیریں میں ایک روز تر رکھیں پھر نکال کر خوب باریک پیس کر پاؤ بھر پیسی شکر میں ملالیں۔ اور شکر کو پاؤ بھر گائے کے گھی میں ملا کر کسی مرتبان میں رکھیں پس صبح نہار ڈھائی تولہ کھالیا کریں۔ انشاء اللہ بیحد فائدہ بخشیگا۔ مقوی دماغ اور مقوی بصر بھی ہے۔ اور نیز اسی اخبار مورخہ ۲۲ر جنوری میں ایک صاحب اپنی ہمشیرہ کا اسم مرض ودوا دریافت کرتے ہیں۔ میرے نزدیک انکی ہمشیرہ کو صرع ہے۔ یہ گولیاں تیار کر لیں اور ایک گولی صبح اور ایک گولی شام عرق بادیان ۲ تولہ کے ہمراہ استعمال کرائیں انشاء اللہ نہایت مفید ثابت ہونگی۔ دعا قرحا چھ ماشہ + فلفل سیاہ ۶ ماشہ + اسطوخودوس ۷ ماشہ زعفران ایک ماشہ + گل منڈی ۵ ماشہ + سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر شہد خالص میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔

دیگر ایام سرا تمک جریان کی مجرب دوا بلا قیمت اُن صاحب کو دیجاویگی جو اخبار اہلحدیث ایک سال تک خود یا کسی غریب کے نام جاری فرماویں۔ یا حسب لیاقت غریب فنڈ میں دیں۔

(حکیم نذیر احمد ڈاڈی سید واڑہ)

طلب دوا

مجھکو سم الفار یعنی سنکھیا کے کشتہ کرنے کی ضرورت ہے کئی طریقوں سے کیا مگر نہیں ہوا اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو بندہ کو مطلع کر کے مشکور فرماویں بعد تجربہ حاصل ہونے کے ایک سال کے واسطے اخبار کسی کے نام جاری کرادوں گا فقط۔ والسلام

(احمد اللہ خیاط سانڈی ضلع ہردوئی)

تلاش ترکیب شنگرف

مجھکو کشتہ شنگرف بنانے کی ترکیب کسی صاحب نے نامکمل بتلائی تھی۔ کسی صاحب کو مکمل معلوم ہو تو مہربانی کر کے بذریعہ اخبار یا خط مطلع فرماویں تو ممنون ہونگا۔

(منشی عبد الرحمٰن از مقام نروٹ جیمل سنگھ)
(ضلع گورداسپور پنجاب)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

اس ہفتہ جرمن اور انگریزی جنگی جہازوں میں ایک وقیع معرکہ ہوا جس میں ایک جرمن جنگی جہاز بلوچر غرق ہوگیا اور دو دیگر جہازوں کو سخت نقصان پہونچا۔

بلوچر پر ۸۸۵ ملاح تھے جن میں سے ۲۰۰ بچائے گئے انگریزی بیڑے میں صرف ایک جہاز لائن کو نقصان پہنچا اور وہ چند دنوں تک مرمت ہو جائیگا۔

جرمنی نے اعلان کیا کہ ایک انگریزی جنگی جہاز بھی غرق ہوا ہے اس پر انگریزی محکمہ بحر نے اعلان کیا کہ جرمن اعلان جھوٹا ہے۔ اور ہمارے تمام جہاز صحیح سالم ہیں۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے بحیرۂ شمالی میں ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

ایک مسلح انگریزی تجارتی جہاز آئرلینڈ کے شمال میں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہوگیا اور اسکے تمام آدمی بھی غرق ہوگئے۔

ملبورن کے قریب ایک انگریزی جنگی جہاز نے ایک جرمن جہاز کو غرق کر دیا۔

فرانس میں گزشتہ دو ماہ میں جرمن پسپائی اور فرانسیسی پیشقدمی پر فرانس کی رپورٹ حسب ذیل ہے:- فرانسیسی فوجیں لیسیر کے بائیں کنارے پر مسلط ہوئیں - سینٹ جارج مسخر کیا گیا - بیرس کے گرد محاذ کو وسعت دی - سمندر اور لس کے مابین جرمن پیدل سپاہ کے سخت حملوں کا انسداد ورلس اور بوتسل اور کونسی ان سینٹری کی تسخیر و جرمن خندقوں کی بہت سی لائنیں تصرف میں لائی گئیں - علاقہ پروسے میں ایک کیلومیٹر اور پرتھس کے نواح میں دو کیلومیٹر پیشقدمی کی - دشمن درلوں سے اور پرے دھکیل دیا گیا - جنگلات بالخصوص لاپر یری میں نمایاں ترقی کی گئی - وستاپ اور سٹین ہاک پر تسلط اور النکرچ کی سمت پیش قدمی عمل میں آئی۔

روما (اٹلی) کا تار ہے کہ جرمن اور آسٹروی فوجوں کے تبادلہ کا انتظام کیا گیا ہے - بہت سی جرمن سپاہ ہنگری اور آسٹروی سپاہ فلینڈرز میں بھیجی جائیگی -

ایک افسر نے جنگی ہتھیاروں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہم ایک ایسی پسٹول استعمال کر رہے ہیں کہ جس کی گولی زمین کو روشن کر دیتی ہے نیز جرمنوں نے ایک زمینی تار پیڈو نکالا ہے جو زمین میں سوراخ کر دیتا ہے۔

ہالینڈ کی گورنمنٹ نے جرمنی سے اعتراض کیا ہے کہ جرمن ہوائی جہاز ہالینڈ کی سرزمین پر سے پرواز کر کے نکلجاتے ہیں جس سے اسکی غیر جانبداری میں فرق آتا ہے۔

اخبار ہنڈلس بلاڈ کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ انگریزی ہوابازوں نے مقام ایسن (جرمنی) کے موٹر مرمت کرنے کے سرکاری کارخانہ کو بالکل تباہ کر دیا ہے - جس میں چار سو موٹر کاریں بھی تھیں -

ہالینڈ کے ایک ماہی گیر جہاز کے آدمیوں کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو سمندر میں غرق ہوتے ہوئے دیکھا ہے - لیکن سمندر کے متلاطم ہونے کے باعث وہ اس کی مدد نہ کر سکے -

انگریزی محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے ہوائی جہازوں نے زیبرگ میں دو آبدوز کشتیوں اور ایک توپ کو بم پھینک کر سخت نقصان پہنچایا

آسٹریا کا ولیعہد جرمنی گیا ہے - جس پر طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں -

جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک پر حملہ کیا -

دو انگریزی ہوا باز میجر ریلہ اور کپتان ریچ ہلاک ہوگئے -

ایک جرمن ہوائی جہاز نے شہر لیباؤ پر بم پھینکے - اس کے جواب میں قلعوں سے گولہ باری کی گئی جس سے ہوائی جہاز سمندر میں گر پڑا - جہاں ایک کشتی نے ہوائی جہاز مذکور کو تباہ کر ڈالا اور ... آدمی گرفتار کر لئے -

مقام قنطارہ متصل نہر سویز انگریزی اور ترکی فوجوں میں ایک جھڑپ ہوئی -

روسیوں کا بیان ہے کہ آسٹریوں نے گلیشیا میں پھر سخت سرگرمی ظاہر کرنی شروع کی ہے -

روسیوں کا بیان ہے کہ مشرقی جرمنی میں انہوں نے جارحانہ کارروائی جاری کر رکھی ہے - اور دشمن کو بھگا دیا ہے - جرمنوں نے دریائے وسچلا کے قریب جارحانہ کارروائی شروع کی تھی مگر وہ سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دئے گئے -

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن لکھتا ہے کہ ملا صومالی لینڈ چند دنوں سے بڑی سرگرمی ظاہر کر رہا ہے - اس نے اپنی فوجوں کو شلیم بربرس اور براؤ پر قبضہ کر لینے کو بھیجا ہے -

ملا صومالی لینڈ کی تین ہزار فوج نے وارسنگلی قوم پر حملہ کیا - ملا کے ایک سو اور وارسنگلیوں کے دو سو آدمی مقتول و مجروح ہوئے -

ملا کے آدمیوں نے وارسنگلیوں کے کئی مقام لیلئے اور اُن کے مویشی چھین لئے ہیں -

پچھلے دنوں جو اٹلی میں ہولناک زلزلہ آیا تھا اور اٹلی میں سخت تباہی برپا ہوئی تھی اس پر شاہ جرمنی اور آسٹریا نے تعزیت کے تار اٹلی کو نہیں بھیجے - اٹلی میں اسپر خوب حاشئے چڑھائے جا رہے ہیں -

کہتے ہیں کہ گورنمنٹ رومانیہ نے ان لوگوں کو جو ممالک غیر میں ہیں فی الفور واپس آکر اپنی اپنی رجمنٹوں میں شامل ہونے کا حکم دیا ہے

کہتے ہیں کہ جرمنی کو روز بروز مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے -

گورنمنٹ فرانس کا بیان ہے کہ جرمنوں نے مدافعانہ کارروائی کا وسیع پیمانے پر انتظام کر رکھا ہے انہوں نے خندقوں کی صدہا لائنیں سیمنٹ کی بنا رکھی ہیں -

درخواست جنازہ - جناب ابوالرجا رشید محمد صاحب بھٹنڈہ سے اپنے والد مرحوم کے لئے ناظرین اہلحدیث سے دعاء مغفرت اور نماز جنازہ کی استدعا کرتے ہیں - اللھم اغفر لہ وارحمہ -

AsliAhleSunnet.com

مومیائی

۲۱/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔

جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد وعورت۔ بڑھے۔ بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجاسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۳ روپئے، پاؤ پختہ ۶ روپئے مع محصولڈاک غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی ابو محمد شریف احمد صاحب۔ مدرسہ نجم الہدیٰ۔ موضع شیخی پور ضلع مرشد آباد سے لکھتے ہیں :۔

مہربانم۔ السلام علیکم۔ عرصہ دراز منقضی ہوا آپ سے مومیائی منگائی گئی تھی اور دوسروں کو بھی منگا دی گئی تھی فی الحقیقت آپکی مومیائی اپنے اندر وہ اوصاف رکھتی ہے۔ جو فہرست میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ اور واقعی اس میں شفا ہے جس سے صاحب عوارض صحتیاب ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ متوکل علی اللہ و معتمد علیہ استعمال میں لائیں ؎

فی الحقیقت شافی ہر کس خدا ست + مومیائی دافع جملہ بلا ست
گرچہ ہست یک یک دوا یک مرض را + مومیائی جامع جملہ دوا ست

بنا ً علیہ امید کی جاتی ہے کہ بنام اس حقیر کے ایک پاؤ پختہ مومیائی بصیغہ ویلو ارسال فرمادیں۔ یکم جنوری ۱۵ء باقی شہادات آیندہ درج ہونگی

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

مفید و کار آمد کتابیں

خداوند کی ماں } یہ رسالہ بجواب امہات المومنین ایک بی اے گریجوایٹ کی تصنیف ہے۔ مذہب عیسوی کی تردید میں بے نظیر کتاب

خداوند کا باپ } یسوع ناصری کے آباؤ اجداد کے حالات۔ بعنوان کتاب کا نام ہی سے ظاہر ہے۔ ایک بی اے گریجوایٹ کا نوشتہ۔ قیمت

بدور السافرہ کا اردو ترجمہ } یہ کتاب امام الہمام حضرت جلال الدین سیوطی رح کی تصنیف ہے۔ امام ممدوح نے قرآن کریم کی ان آیات کو جن میں حشر و نشر حساب و کتاب، پلصراط۔ حوض کوثر۔ شفاعت۔ میزان۔ نشر اعمال بہشت دوزخ کا بیان ہے۔ اس میں جمع کرکے حدیث نبوی کے ساتھ ان کی تفسیر کر دی ہے اردو زبان میں یہ کتاب جامع ہے۔ قیمت

انوار قدسیہ } یہ کتاب امام المتقین شیخ عبدالوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں اولیاء اللہ کے مقامات و علامات کا مفصل بیان ہے۔ اس میں بالتفصیل دکھایا گیا ہے۔ کہ طالب صادق کس طرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اور اپنے قلب کا تزکیہ۔ جو لوگ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اسکا ضرور مطالعہ کریں ۱۰

انسان اور اس کی تقدیر } تقدیر کے مسئلہ پر مولوی محمد فیروز الدین صاحب فیروز ڈسکوی نے ایک جامع و مانع کتاب لکھی ہے۔ اور اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ سوا چار سو صفحہ (۴۲۴) کی کتاب قیمت عـہ

چھوت چھات } نام ہی سے ظاہر ہے۔ کہ کتاب کیسی ضروری اور مفید ہوگی۔ چھوت چھات پر دلچسپ کتاب

الادلۃ العقلیہ فی عقائد اسلامیہ } اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بدلائل عقلیہ و فلسفیہ مباحثہ کیا گیا ہے۔ اسلام مقدس کے وہ مضامین جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں۔ بالکل سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں۔ تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر } دہریوں کے عموماً اور نئی روشنی کے دلدادہ نوجوانوں کے ان اعتراضات کا جواب۔ جو وہ ذات باری تعالیٰ کی ہستی پر کرتے ہیں۔ عقلی و نقلی دلایل سے نہایت مکمل اور مدلل طور پر دیا گیا ہے۔ ہستی باری تعالیٰ کا عینی مشاہدہ۔

ہدایت الانسان الی سبیل العرفان

مصنفہ حضرت حافظ عبدالکریم صاحب نقشبندی مجددی۔ جس میں ذکر اور اہل الذکر کے طریقے وغیرہ مندرج ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رح کا حال بھی ضمناً مذکور ہے۔ صوفیائے کرام کے لئے نادر تحفہ ۱۲

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر کٹرہ ڈھاب کھٹیکاں

AsliAhleSunnet.com

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے اعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے۔ ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنیکو علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عمر

طلاء - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوگئے ہیں ہا دنوں کے اندر دور ہو جاتے ہیں اور ضعف دور ہو کر اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فراخی و درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہو جاتی ہے عمر

حبوب دل - سیر ہضم - رواں - خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہیں عہ

مرہم منور چشم - اس مرہم کے استعمال سے دھند جالا غبار سیاہی پہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عمر

دوائی خارش ہر قسم - اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو مدت ہا تھوڑا سے دور ہو جاتی ہے قیمت فی تولہ ۸؍

ملنے کا پتہ - مہتمم شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ حکیم چوک

صحیح بخاری و صحیح مسلم

کی قیمت میں تخفیف رعایت - یکم صفر سے اخیر ربیع الاول تک

صحیح بخاری - پارہ اول تا ہشتم مترجم اردو وحاشیہ شدہ مطبوعہ مطبع انوار الاسلام امرتسر اصل قیمت للعہ رعایتی مجلد عہ مع عہ مجلد

پارہ اول صحیح مسلم - باب الطلاق ثم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ تک مترجم اردو وحاشیہ شدہ مطبوعہ مطبع قرآن و سنت امرتسر اصلی ۱۰؍ رعایتی

ہدایۃ الانسان - زہد و تصوف میں منظوم پنجابی مصنفہ مولوی عبد الحی صاحب سکن کلاس والا اصل قیمت ۶؍ رعایتی ۲؍ جن بھائیوں کو چاہئے کہ درخواستیں بھیجیں ایک روپیہ سے کم خریدار کل قیمت ہمراہ درخواست ارسال فرمادیں - یہ رعایت اور مفصل ہے - کتابیں بذریعہ پیکٹ ارسال ہونگی معمولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار - المشتہر

نور محمد عبد الرحمن تاجران کتب دینیہ

فیروزپور شہر دروازہ ملتانی

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد ۱۲؍

یعنے حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات امی تھے لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ زیارت نصیب ہوئی جنکو غیب سے خوان نعمت عطا کرتے تھے جنکی سواری سکہ جابر وحرام عرفان بھگانے تھے جب نواب امیر علی خان والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے مکتے میں آگیا اور جنگ سے تائب ہوگیا جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پا کر رافضیت سے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے شہزادہ کسیاں تائب ہو کر نیکوکار ہوگئیں جن کے مجرب گو ذرا دستہ میں انگریز دلسنے انکی حرمت دیکھ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہوگئے جنکی ہاتھ پر لادا رسند وسیاسی خواب دیکھکر مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات دیکھنے کے لئے پونے تین سو صفحوں کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرمائیے قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپے ۲؍ عمر

ملنے کا پتہ مہتمم صوفی منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

اشتہار عام ۱/۱۰

ہماری دوکان میں لونگی ڈبلکہ سوتی - و ریشمی زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبان کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو وے - وہ ہماری دکان سے منگا کر شکور فرمادیں -

اور دوکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی

المشتہران

غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی فروشان

سکنہ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

مولود شریف کے سچے واقعات

کو سب مسلمان سننا چاہتے ہیں مگر افسوس جن کتابوں میں سچے واقعات ہوں - انکو نہیں دیکھتے - اخبار اہلحدیث امرتسر کا

نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم ہو سکیں قیمت مع محصول ۴؍ فیس منی آرڈر ڈاکخرچ ۱؍ کل ۵؍ عمر کے نسخے مجھ سے (منیجر)

الفاروق - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری نوشتہ علامہ شبلی نعمانی عہ

سیرۃ البخاری - امام بخاری علیہ السلام کی سوانح عمری عہ

اسلام اور برٹش لا یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح ہے ۱۲

تقابل ثلاثہ - توریت - انجیل - اور قرآن کا مقابلہ - قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں کی کتب کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول عمر

ادب المریب صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خواں طلبا بلامدد استاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے - تمام گرامی علماء نے اسکو پسند فرمایا ہے ۶؍

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

باہتمام بہ نسلک ... پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپا کر ملک گوپال سنگھ پرنٹر نے چھپایا اور دفتر امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا۔

AsliAhleSunnet.com